صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 27 جون 2003ء بمطابق 26 ربیع الثانی 1424 ہجری صبح دس بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہاں خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا۔ یُّصۡلِحۡ لَکُمۡ اَعۡمَالَکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا۔

(ترجمہ): پس اللہ کی تعریف ہے۔ جو آسمان اور زمین اور تمام جہان کا رب ہے اور تمام بزرگی اور بڑائی اور کبریائی اسمان اور زمین میں اس کی ہے وہی غالب اور حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے اتنے ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہیے اور مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی اور سچی بات کیا کرو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ تمارے کام سنوار دے اور تمہارے گناہ معاف فرما دے اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی تابعداری کریں اس نے بڑی کامیابی پائی۔

جناب شاد محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب سپیکر: جی شاد محمد خان۔

جناب شاد محمد خان: صاحبه! زما خو په کورم باند کښېږي هم لږ شک دے چ کښېږي پوره دے که نه دے پوره۔

جناب سپیکر: خه جي۔

جناب شاد محمد خان: او بل دا عرض مے کولو سپیکر صاحب چې کښېږي دے غرمو ته خپله تاسو سوچ کوئ که په دې غرمه کښېږي بیا اجلاس کوئ نو مهربانی اوکړئ دا ایبټ آباد کښېږي اوکړئ۔ دا ټول ممبران ماسره په دیکښېږي متفق وی۔ ډیره مهربانی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: خه جي۔ ډیره مهربانی۔

جناب حشمت خان (وزیر زکواۃ و عشر): د سوات ضلع ناظم صاحب وفات شوې دے۔ هغوې د پاره که دعا اوشی۔

جناب سپیکر: جناب مولانا عبدالرزاق صاحب دعا فرمائیں۔ ڈسٹرکٹ سوات کے ناظم جو کہ فوت ہو چکے ہیں ،ان کے لئے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، بغرض منظوری ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جناب نثار صفدر صاحب، ایم پی اے، آج اور کل کیلئے۔ محترمہ غزالہ حبیب صاحبہ، ایم پی اے، آج کیلئے، جناب افتخار احمد جھگڑا، ایم پی اے آج کیلئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

شاد محمد خان: میرے خیال میں کورم کے بارے میں جو آپ نے سوال اٹھایا ہے تو کورم پورا ہے اور دوسری بات یہ کہ ان شاءاللہ آپ معزز اراکین سے صلاح ومشورہ کرکے آئندہ آپ کی تجویز کو وقعت دی جائیگی۔

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 03-2002 پر عام بحث

جناب بشیر احمد بلور: پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب سپیکر: جناب بشیر احمد بلور صاحب! سپلیمنٹری بجٹ پر تقریر کرنا چاہتے ہیں؟ میں تو آپ کو بس۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: میں تقریر نہیں کرنا چاہتا میں جو آپ نے ،تاسو چې کوم پرون مونږ ته Expenditure هغه بل چه Table کړے دے ، دے باندې لږه خبره کوم۔ اوس اوکړم که بیا تاسو چرته۔۔۔۔

جناب سپیکر: بیا به مطلب دا دے ، اوکړئ اوس، بس که سپلیمنټری بجټ باندې ، جناب عبدالاکبر خان صاحب ، ړومبې په Annual Budget باندې ما بشیر احمد بلور صاحب ته دعوت ورکړے وو۔ اوس دا ستا حق دے او۔

جناب عبدالاکبر خان: بشیر خان به جی مخکښې۔۔۔۔

Mr. Speaker: Only Ten minutes.

جناب عبدالاکبر خان: که یو لس منټه مو راته راکړل صرف،

جناب سپیکر: انور کمال خان صاحب ، انور کمال خان صاحب دس منټ کښې به دغه کوے۔

جناب انور کمال: صرف لس منټه جی۔

جناب سپیکر: نو چه دس نه کوے نو دا خو مطلب دا دے چه ځما په خیال ممبرانو دغه کړے دے یا خو۔۔۔ لسټ دے ۔

جناب انور کمال خان: شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، انور کمال خان۔

جناب انور کمال خان : بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے سپلیمنٹری بجٹ پر مجھے سب سے پہلے بولنے کی اجازت دی اور مجھے اس چیز کا بھی احساس ہے، وقت کا احساس

ہے اور عادتاً مجھ سے ذرا بات لمبی بھی ہو جاتی ہے۔ تو سب سے پہلے میں جناب وزیر خزانہ، سراج الحق صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جس طریقے سے بجٹ پیش کیا اور پھر خصوصاً آپ کی مہارت کی بھی داد دونگا کہ جس طریقے سے آپ نے اپنے تعلقات کی وجہ سے اور تمام ممبران نے آپ کے ساتھ تعاون کرکے بجٹ کو اپنے وقت سے پہلے پاس کیا ہے لیکن جناب والا، میں کچھ باتیں ضرور کرنا چاہونگا اور میں بجٹ کے حوالے سے اور سپلیمنٹری بجٹ کے حوالے سے باتیں اس لئے کرونگا کہ بجٹ کا اور سپلیمنٹری بجٹ کا آپس میں بڑا قریبی رشتہ ہوتا ہے۔ اگر آپ کا بجٹ Well planned ہو، اچھے طریقے سے اس میں کوئی Strategy اپنائی گئی ہو، اس لئے کہ بجٹ Basically ایک Political Document ہوتا ہے اور Political Document سے مراد یہ ہے کہ اس سے گورنمنٹ کی پورے سال کی Strategy اور پالیسی اور ترقیاتی کاموں کی عکاسی ہوتی ہے، تو جب آپ بجٹ پیش کرتے ہیں تو یہ محض پیسوں کا ہیر پھیر نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اس سے یہ پتہ چلنا چاہیئے کہ حکومت کی Priorities کیا ہیں؟ ان کی Strategy کیا ہے؟ ان کی Financial policy کیا ہے اور ان کی ترجیحات کیا ہیں؟ تو اگر کوئی اچھے طریقے سے بجٹ Planned کیا گیا ہو تو پھر میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس صورت میں آپ کو سپلیمنٹری بجٹ لانے کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن اگر بجٹ کی Finding اچھے طریقے سے نہ کی گئی ہو تو پھر اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سال کے آخر میں، جب آپ بجٹ پیش کرتے ہیں تو اس کے ساتھ ساتھ آپ سپلیمنٹری بجٹ بھی پیش کرنا شروع کر دیتے ہیں اور سپلیمنٹری بجٹ میں ہماری بدنصیبی یہ ہوتی ہے کہ کہ وہ پیسے کہ سال بھر میں فنانس ڈیپارٹمنٹ مختلف ڈیپارٹمنٹس کو دیتا ہے اور ان کے لئے ایک Limit مقرر کی جاتی ہے، وہ اپنی Limit سے تجاوز کر جاتے ہیں اور وہ اپنے اخراجات زیادہ کر لیتے ہیں حالانکہ طریقہ کار اس کا یہ ہونا چاہیئے کہ جب ڈیپارٹمنٹ کا سال کے آخر میں کوئی Developmental Activities یا کوئی کام شروع نہ ہوا ہو تو پھر Financial Discipline یہ کہتا ہے کہ 15 مئی تک جو کہ Financial year کا End of the Financial year ہوتا ہے تو وہ پیسے آپ اٹھا کے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو واپس کر دیتے ہیں لیکن یہاں پر بدقسمتی یہ ہے کہ جب آپ کوئی Developmental Activities، آپ اپنے اس سپلیمنٹری بجٹ کو، آپ گورنر سیکرٹریٹ کے اخراجات دیکھیں، آپ تمام باقی محکمہ جات کے

اخراجات دیکھیں، میری اس سے قطعاً یہ مراد نہیں ہے کہ یہ اس وقت کی حکومت کے اخراجات ہیں اور میری یہ مراد بھی نہیں کہ یہ گند میں آپ کے سر پہ ڈالنا چاہتا ہوں لیکن میں یہ ضرور بتانا چاہتا ہوں کہ سپلیمنٹری بجٹ میں جب آپ Excess Expenditure کرتے ہیں، اضافی اخراجات کرتے ہیں تو اس کے اثرات آپ کی ADP پہ، آپ کی Developmental Activities پہ پڑتے ہیں۔ ایک تو ہماری بدقسمتی اور بدبختی یہ ہوتی ہے کہ جیسے مجاہد صاحب کی بات کہ جب انہوں نے بجٹ تقریر کی تو ان کا ایک فقرہ مجھے بڑا پسند آیا، انہوں نے کہا کہ ہر ایک انسان کے لئے اپنی ایک چادر ہوتی ہے اور وہ اپنی چادر میں رہتے ہوئے اپنے اخراجات کا تعین کرتا ہے اور جب کوئی اس چادر سے باہر پاؤں پھیلاتا ہے تو اس کو کھٹمل اور مچھر کاٹنے لگ جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کے الفاظ کے بہت بڑے معنی ہیں اور اس کا مطلب اور مقصد یہ ہے کہ آپ کے پاس جو پیسہ ہے، آپ کے بجٹ کا پیسہ جو کہ آپ کو Consolidated fund سے ملتا ہے یا جو آپ کو مرکز سے ملتا ہے تو آپ اس دائرہ کار کے اندر رہتے ہوئے اپنے بجٹ کی تشکیل کریں۔ اگر آپ اس سے ہٹ کر کوئی بھی پروگرام بنائیں گے تو اس سے آپ کو کھٹمل اور بچھو اور مچھر کاٹنے لگ جاتے ہیں اور اس سے یہی مراد ہوتی ہے کہ پھر آپ وہ Developmental Activities جو کہ آپ بحث میں تو ظاہراً Project کرتے ہیں لیکن وہ کام آپ سال کے آخر میں پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتے۔ جناب والا! اس حقیقت سے بھی کوئی احتراز نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس حقیقت سے کوئی اختلاف کر سکتا ہے کہ جو بجٹ ہم نے اس سال پیش کیا ہے، یہ اگر سراج الحق صاحب پیش کرتے ہیں تو یہ بھی ان کی مجبوری ہے اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتا، انور کمال ہوتا تو شاید وہ بھی یہی بحث پیش کرتا اور اس کے جو نقائص ہیں، آپ نے ایک Ground reality کو Accept کرنا ہوگا۔ جب آپ ایک Ground reality کو Accept کریں گے، جب آپ ایک حقیقت پسندانہ بجٹ پیش کرینگے تو میرے خیال میں اس میں آپ کو مشکلات در پیش نہیں آئینگی۔ اس میں جب ہم Projection کرتے ہیں، مرکز سے ہمارے پاس جو پیسہ آتا ہے، حقیقتاً پیسوں کی financial jugglery اسے کہتے ہیں ہیر پھیر اسے کہتے ہیں، وہ پیسہ آپ کے پاس ہوگا نہیں ہے، آپ اس کو بجٹ میں Project کرتے ہیں جیسے میں نے اس بجٹ میں دیکھا کہ Net profit's کی مد میں آپ کو جو پیسہ مرکز کی طرف سے ملنا چاہیے تھا، وہ آپ کے چھ ارب روپے ہیں لیکن

حقیقتاً آپ کو چھ ارب روپے بھی نہیں ملتے اور اس سے میرے خیال میں کوئی بھی اختلاف نہیں کر سکتا کہ بجٹ کے Net profit's کی مد میں چھ ارب کے مقابلے میں آپ کو پانچ ارب روپے ملے ہیں، ایک ارب روپے مرکز نے آپ سے At source کٹوتی کر لی ہے اور اس کے عوض جب آپ Budgeting کرتے ہیں، جب آپ اپنا بجٹ بناتے ہیں تو آپ وہاں پر چھ ارب کے مقابلے میں 17 ارب روپے کا Projection کرتے ہیں حالانکہ یہ 17 ارب روپے آپ کے پاس موجود نہیں ہوتے، آپ کے کھاتے میں نہیں آتے، آپ کے خزانے میں نہیں ہوتے، تو جہاں آپ کو Actual amount ملتی ہے تو وہ پانچ ارب روپے کی ملتی ہے اور جہاں آپ Projection کرتے ہیں تو، یہ بالکل اسی طریقے سے ہے جیسے ہم کشمیر پر دعویٰ کرتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ ہم اپنے Claim سے پیچھے نہیں ہٹتے کیونکہ کشمیر ہماری شہ رگ ہے یا ہندوستان یہ دعویٰ کرتا ہے مقبوضہ کشمیر پر اور کہتا ہے کہ یہ ہمارا اٹوٹ انگ ہے۔ اسی طریقے سے ہم بھی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ مرکز پہ ہمارا جو قرض ہے، ہمارا پیسہ Net profits کا چھ ارب روپے نہیں ہے بلکہ 17 ارب روپے ہے۔ تو میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ جو بھی اس کرسی پہ بیٹھا ہو گا تو وہ یہ Claim قطعاً نہیں چھوڑے گا، وہ 17 ارب روپے کی Projection ضرور کرے گا لیکن ایک حقیقت کو آپ نے Accept کرنا ہو گا۔ جو پیسہ آپ کو ملتا ہے، وہ پانچ ارب روپے ہیں۔ جو پیسہ آپ Project کرتے ہیں، وہ 17 ارب ہیں اور اس میں 12 ارب روپے کا فرق پڑتا ہے تو آپ 12 ارب روپے کی کمی کیسے پوری کرینگے؟ اگر آپ اس کے Against کوئی بھی Developmental Activity یا کام کرنا شروع کرتے ہیں تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ، میں نے ایک نظر جب بجٹ کو دیکھا تو اس یہ نظر آیا کہ جہاں پہ ایک پراجیکٹ میں، خالی آپ کو ایک مثال دیتا ہوں، کہ جہاں آپ نے ایک پراجیکٹ کے لئے تین کروڑ روپے مختص کیے ہیں، تو آپ اس پراجیکٹ کے Against ایک Token allocation کرتے ہیں اور اس کو دس لاکھ روپے دے دیتے ہیں۔ جب آپ دس لاکھ روپے اس کو دیتے ہیں اور آپ کا پراجیکٹ ہے تین کروڑ روپے کا تو آپ مجھے بتائیں کہ آپ اس Financial year میں 02 کروڑ 90 لاکھ روپے کہاں سے لے کر آئیں گے جب کہ آپ نے دس لاکھ روپے اس کو دیئے ہیں؟ نتیجہ اس کا یہ ہو گا کہ سال بھر میں آپ کو یہ پیسہ نہیں ملے گا ظاہر اً تو آپ سکیم کو شروع کر لیں گے لیکن Apparently آپ اس کو پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتے۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ

جو آج آپ کی نئی سکیم ہو گی، وہ اگلے سال کے لئے Ongoing scheme تصور کی جائے گی اور اس کو Bad planning کہتے ہیں۔ جناب والا ! آپ کی نئی سکیم، نئے پراجیکٹس اسی Financial year میں جب Complete نہیں ہوتے تو جو آپ کا حجم ہے Ongoing scheme کا، میں آج بھی دیکھ رہا ہوں کہ اس میں جو Projection کی گئی ہے۔ نئی سکیموں کی، وہ 691 سکیمیں ہیں اور آپ کی جو Ongoing پرانی سکیمیں ہیں تو وہ سینکڑوں، دوسو یا تین سو دکھائی گئی ہیں لیکن 691 سکیمیں آپ کہاں سے پوری کریں گے ؟ پیسہ آپ کے پاس ہے نہیں۔ آپ نے تھوڑا تھوڑا سا پیسہ ان کے کھاتے میں ڈالا ہوا ہے تو آپ کہاں سے یہ باقی پیسہ پورا کریں گے ؟ جناب والا ! اس حقیقت کو اگر آپ تسلیم کر لیں تو میرے خیال میں اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی کہ آپ اتنی لمبی چوڑی سکیمیں بنائیں یا آپ یہ تاثر دیتے ہیں کہ ہم نے پرانی سکیموں، Ongoing سکیموں کی بجائے سینکڑوں یا ہزاروں کی تعداد میں نئی سکیمیں شروع کیں ہوئی ہیں۔ کل کو اگر لوگ چیف منسٹر سے یا فنانس منسٹر سے یا اپنے وزراء کرام سے یا یا اپنے دوستوں سے ناراضگی کا اظہار کریں تو اس سے بہتر یہ ہو گا کہ اگر ہم ایک Ground reality کو Accept کریں، دو سکیمیں دے دیتے اور ان کو Full funding کر دیتے تو میرے خیال میں اس میں نہ ناراضگی ہوتی اور نہ کسی کے گلے شکوے ہوگے۔ جناب والا ! یہ یہی وہ باتیں ہیں جو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ رشتہ بجٹ کا اور سپلیمنٹری بجٹ کا ہے۔ .It is a bad planning، غلط طریقے آپ بجٹ بناتے ہیں۔ آپ پورا پیسہ Allocate نہیں کرتے تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آپ سپلیمنٹری بجٹ، اب یہ اربوں روپے ہیں یہ وہ پیسہ ہے جو سرکاری ملازمین کو 03-2002 کے بجٹ میں دیا گیا تھا اور ان کے لئے Limit مقرر کی گئی تھی کہ اگر آپ پٹرول کی مد میں پٹرول پر خرچ کرنا چاہیں، اگر آپ ٹیلیفون کی مد میں ٹیلیفون کالیں کرنا چاہیں، اگر میڈیکل بلوں کی مد میں کوئی میڈیکل بل Claim کرنا چاہیں، تو حکومت کوئی اندھی حکومت نہیں ہوتی، ان کے لئے ہمیشہ کوئی Limit مقرر کی جاتی ہے۔ جب وہ اس Limit سے باہر نکل جاتے ہیں تو یہ پھر Excess expenditure کہلاتا ہے۔ اور جناب والا، پھر ہماری مجبوری یہ ہوتی ہے، میں ایک ایک چندا گر آپ کو بتاتا چلوں کہ جہاں انہوں نے کروڑوں روپے آپ سے Claim کئے ہیں تو ان پیسوں کو اب نہ ہم، اگر کٹ موشن بھی لے کر آئیں تو کیا فائدہ ہو گا ؟ جناب والا ! وہ پیسہ تو Already خرچ ہو چکا ہے۔ اس پیسے کے

لئے اگر آپ شور مچانا شروع کر دیں، اگر چیخنا چلانا بھی شروع کریں، اگر قلا بازیاں بھی مارنا شروع کر دیں، اگر آپ احتجاج کرنا بھی شروع کر دیں تو آپ اس کی مد میں کچھ بھی نہیں کر سکتے، You just can't do any thing. جناب والا! یہ حقیقت ہمارے سامنے ہونی چاہیئے کہ ہمارا صوبہ ایک غریب صوبہ ہے۔ آپ ایک غریب آدمی کے لئے پانچ منٹ کے لئے سوچیں کہ جو اپنی اولاد کے لئے دو وقت کی روٹی کماتا ہے، آپ اس مزدور کی حیثیت میں بیٹھ کر پانچ منٹ کے لئے سوچیں کہ جو ساٹھ روپے یا اسی روپے روزانہ کماتا ہے اور اس آدمی نے ان ساٹھ، ستر یا اسی روپے روزانہ کی کمائی میں اپنے بال بچوں کے لئے تعلیم بھی مہیا کرنی ہے، انکو کپڑے بھی لے کر دینے ہیں، ان کے لئے میڈیکل کی سہولیات بھی مہیا کرنی ہیں، ان کے لئے کھانے پینے کا انتظام بھی کرنا ہے تو جناب والا، ایک طرف تو وہ غریب شخص ہے جو کہ یوٹیلٹی بل بھی Pay نہیں کر سکتا۔ ایک طرف وہ غریب شخص ہے کہ جس کا یہ جی چاہتا ہے کہ اس کی اولاد بھی کہیں جا کر کانونٹ اور سینیٹ میریز کے سکولوں میں تعلیم حاصل کرے۔ اس کو بھی یہ احساس ہے کہ اس کی اولاد بھی کہیں جا کر ایئر کنڈیشنڈ کمروں میں بیٹھے اور دوسری طرف ہماری شاہ خرچیاں ہیں کہ ہم اربوں روپے کے سپلیمنٹری بجٹ پیش کر رہے ہیں۔ یہ کمائی کس کی کمائی ہے؟ اس کا اثر کس پر پڑ رہا ہے؟ اگر پانچ منٹ کے لئے ہمارے ذہنوں میں، ہمارے دلوں میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ ایک ایک غریب کی کمائی ہے اور اس پہ مزے ہم لوگ لوٹ رہے ہیں تو میرے خیال میں اگر یہ احساس ہمارے دلوں میں پیدا ہو جائے تو آنے والے وقتوں میں خدا کرے، خدا کرے کہ یہ حکومت، اگلے سال اسی مہینے میں ہم یہاں پر موجود ہوں اور زندگی رہی اور ان شاءاللہ العزیز یہ زندگی رہے گی تو پھر اس دن میں پوچھوں گا کہ بجٹ جو کہ پچھلے سال کا سپلیمنٹری 2002 اور 2003 کا تھا، اس میں تقریباً کوئی 9 ارب روپے کا اضافی خرچہ انہوں نے کیا ہوا ہے تو یہ اضافی خرچہ، آپ اندازہ لگائیں کہ آپ کے بجٹ کا جو حجم ہے، اگر آپ دیکھیں تو 51 ارب روپے آپ کے بجٹ کا حجم ہے اور 14 ارب روپے آپ کی ADP ہے تو نو ارب روپے کے مزید اضافی اخراجات ہوئے ہیں، نو ارب روپے تو بلوچستان کا پورا بجٹ بھی نہیں ہے، ایک پورے صوبے کا بجٹ بھی نہیں ہے۔ اگر وہ پیسہ آپ اٹھا کر سپلیمنٹری بجٹ میں ڈال دیں تو آپ مجھے یہ بتائیں کہ وہ پیسہ کہاں سے آئے گا؟ آپ اپنے لئے کیا کر۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: انور کمال خان! میرے خیال میں بیس منٹ ہو گئے ہیں، پلیز۔

جناب انور کمال خان : جناب والا! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Janab Bashir Ahmad Bilour Sahib!

(تالیاں)

جناب بشیر احمد بلور : ډیره مهربانی ،جناب سپیکر صاحب، څنګه چې زما رور خبرې اوکړے ، دا ضمنی بجټ چه دے ، دا د هغه حکومت د کارکردګۍ نشاندهی کوی چې دوی داسې حالات ، مخکښې یو بجټ پاس کړی او بیا هغې کښې زیات Experiences اوکړی ـ تاسو به د بجټ تقریر زمونږ د منسټر صاحب اوریدلے وی ، دوئی دا وائیلی دی چه " جبکہ وصولیات،اس طرح سے 1796 ملین کا خسارہ دکھایا گیا تھا لیکن ہم لوگوں نے حکومت سنبھالتے ہی یہ فیصلہ کیا کہ کفایت شعاری اور سادگی کے زرین اصولوں پر عمل کریں گے اور ہر قسم کی فضول خرچی سے اجتناب کریں گے،الحمدللہ اس پالیسی کے مثبت نتائج برآمد ہوئے ہیں اور ہم نے نہ صرف بجٹ کے خسارے کو ختم کیا ہے بلکہ نظرثانی شدہ تخمینہ میں 867 ملین روپے کا فاضل بجٹ پیش کیا ہے۔" دے کښې تاسو اوګورئی بیا دے صفحه 2 باندې ، صفحه 2 باندې دوئی بیا ،صفحه 3 باندې 7 نمبر اوګورئی د دوئی Speech کښې دی چه " پیش کرتے وقت جناب سپیکر صاحب ! پیش کرتے وقت ترقیاتی بجٹ کا تخمینہ 13973 ملین روپے لگایا جبکہ نظرثانی تخمینہ کے مطابق ترقیاتی بجٹ کی رقم 11569 ملین روپے،اس سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہے کہ تخمینہ کے مطابق نظرثانی تخمینہ جات میں کمی ہوئی ہے.جی، دے کښې زما دا پوائنټ دے جی چې کوم ترقیاتی بجټ دے ، دے کښې کمی شوې ده ـ دا 13673 ئے Show کړے وو او دے باندې اخراجات چې کوم دی ،11569 شوې وو ـ1104 ملین روپئې چې دی ،دا ترقیاتی بجټ نه کم شوې دی ، دوئی د کفایت شعاری نه نه دے پوره کړے ـ بله خبره زما دا غرض دے چې دا بجټ چې دے دے کښې کټ موشن باندې هم به خبره کوؤ،څنګه چه انور کمال او وئیل چې داسې خو خرچے شوې دی ، خو پکار دا ده چه حکومت داسې بجټ پیش کړی چې صبا هغې کښې دوئی ته پرابلم نه وی ـ چې بیا دوئی بار بار بجټ پیش

کوی ۔دے نوی بجټ کښېښې به تاسو تېئ دا علم وی سپیکر صاحب ! چب پانچ ارب روپئی مونږ صرف د هغې د سود پیسے چب دی ، هغې مرکز ته ورکوؤ۔ چھ ارب روپئی مونږ دے بجټ کښېښې به خپل صوبائی بینکونو ته ورکوؤ۔ هغه د سود خبره ده۔ بیا پکار دا وه چه حکومت مرکز ته هم وائیلے وے او دے بینکونو ته ئے هم وائیلے وے چې سود نه درکوؤ ۔ دا خو بالکل داسې ده چې هغه زما خو دا یقین وو چې دا اسلامی حکومت دے ، د ایم ایم اے حکومت دے ، دوئی به پهلا کار دا کوی چه سود به ختموی ، چې دے علاقه کښېښې دا سود چه چلیږی ، دا خو د خدائے او د رسول سره د جنګ خبره ده۔ زه بار بار دا یقین دهانی ورکوم ، خپلو مشرانو ته ، خپلو علماء صاحبانو ته چې دا مهربانی اوکړئی چې د ټولو نه پهلا کار دا کول غواړې ۔باقی صرف پینټ او په میوزک بندولو باندې او په بورډونو ماتلو باندې اسلام نه راځی۔

<u>جناب سپیکر:</u> هغه خو ډیر شوې دی ۔په هغې خو ډیر یوه میاشت یوه نیمه میاشت پرے خبرې اوشولے زما په خیال۔

<u>جناب بشیر احمد بلور:</u> نو ځما دا عرض دے سپیکر صاحب! چه دے کښېښې نورے ډیرے داسې خبرې دی چې هغې باندې به په کټ موشن کښېښې خبره اوکړؤ۔ پولیس باندې پیسے زیاتے کړی دی ،جیلونو کښېښې ئے پیسے زیاتے کړی دی ترقیاتی کارونه ئے کم کړی دی اؤ غیر ترقیاتی کارونو باندې پیسے ټولے خرچ شوې دی نو پکار ده چې زمونږ منسټر صاحب د په دې غور اوکړی چې بل نوی بجټ کښېښې مهربانی د اوکړی چې ترقیاتی کارونو نه دے پیسے نه کټ کوی۔ اؤ غیر ترقیاتی کارونه چې دی، د هغې نه د پیسے کټ کړی۔ اؤ ترقیاتی کارونه دے په خپل ځائے باندې روان وی۔ تاسو ته دا علم دے ، تاسو اسمبلئ کښېښې پاتے شوې ئی چې همیشه پرابلم دا وی چې نوے بجټ چې راځی نو هغه Ongoing سکیمونه دومره وی چه نوی ترقیاتی کارونو د پاره پیسے نه وی۔ ما ته ښه یاد دی چې زمونږه کله حکومت وو نو داسې حالات پیدا شو چې نوی ټیوب ویلونو د پاره پیسے نه وے ، ولے چې Ongoing دومره اعلانونه شوې وو ، اعلانونه ئے کړے وو نو په دے وجه باندې، دیکښېښې چیف منسټر صاحب ته هم او سینئیر منسټر صاحب ته هم درخواست کوم چې دوئ چرته ځی نو داسې بغیر تپوسه اعلانونه د

نه کوی چې مونږ به دا اوکړو۔ هغه بیا څنګه چې انور کمال هم اووئیل چې پیسے مونږ، 250سکیمونه چې دی هغه زمونږ چیف منسټر صاحب اناؤنس کړیدی 250 directive، نو دا Directivesځه اوشو، پانچ پانچ لاکھ روپئ ئے ټولو ته ئے ورکړے ۔ دا پانچ لاکھ روپے هم دغه شان به ضائع شی نو پکار دا ده چه Futureکښې د حکومت ان شاءالله څنګه چې انور کمال اووئیل زمونږه هم کوشش دے چې دا حکومت د اوچلیږی اؤ دا حکومت د خپل مینډیټ، کوم خلقو ورله ورکړیدے ، په هغې باندې د عمل اوکړی اؤ ورته ټائم ملاؤ شی۔ په دې وجه باندې دا درخواست کوم چې دوئ ډیر زیات غور و فکر اوکړی چې دا غلطه طریقه سره دا پیسه د چرته اناؤنس نه شی چې بیا مونږه ضمنی بجټ راولو۔ هر یو کال دا Routineدے حو زه دا وایم چې زمونږ Routineاو د دوئ Routine کښې فرق پکار دے ۔ دوئ کښې او مونږ کښې ډیر فرق پکار دے۔ مونږ دنیاوی خلق یو اؤ دوئ دینی خلق دی۔ دینی خلق خو پکار دی چې کومه خبره کوی، کوم شے چې پیش کوی، هغې باندې مکمل عمل درآمد د کوی۔ اؤ مونږ خو دنیاوی خلق یو، کله به یو خوا ځو، کله به بل خوا ګزاره به کوؤ۔ حالاتو ته به ګورو ۔ دوئ به حالاتو ته نه ګوری، دوئ به Exactد قرآن، خدائے او د رسول په حکم باندې چلیږی نو په دې وجه باندې پکار ده چې دوئ زیات عمل درآمد خپله وینا باندې اؤ خپل هغه دغه مطابق باندې د اوچلیږی۔

جناب سپیکر :۔جناب عبدالاکبر خان صاحب۔ کله تیار نه ئی نو پینځه منټه ۔

جناب عبدالاکبر خان :۔خیر دے جی بس۔ که ستاسو خوښه وی ۔

جناب سپیکر :۔بشیر احمد بلور صاحب ګوره درے منټه کښې تقریر اوکړو۔

جناب عبدالاکبر خان :۔نه جی تاسو انور کمال خان له لس منټه ورکړیدی۔

جناب سپیکر :۔انور کمال خان خو ګوره کټ موشن ئے واپس اغستے دے که ته کټ موشن واپس اخلے۔

جناب عبدالاکبر خان :۔زه واپس اخلم، په دې باندې واپس اخلم۔

جناب انور کمال :۔ما خو په بجټ تقریر هم او نه کړو جی۔

<u>جناب سپیکر</u> :۔بس، داخل کړے خو بہ۔ ئے نه وی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u> :۔ړه ئے دے داخل کړے۔جناب سپیکر! زه ستاسو مشکور یم چہ تاسو ما لہ په دې باندې موقع راکړه حو ړومبئ خبره دا ده چې دا سپلیمنټری بجټ څه شے دے ؟ زه ستاسو توجه آرټیکل 124 ته اړوم۔

"If in respect of my financial year it is found (a):- that the amount authorized to be expended for a particular service for the current financial year is insufficient or that a need has arisen….

<u>Mr. Speaker</u> :- A need…

<u>جناب سپیکر</u> :۔بالکل جی۔

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u> : "Or that a need has arisen for expenditure upon some new service not included in the annual statement for that year".

د دې جناب سپیکر، مطلب دا دے چې یو دا سپلیمنټری بجټ نه هغې ته وائیلے شی چه یو شې د اره لس روپئ ایښے شوې دی، اؤ په هغې باندې یولس روپئ لړی نو د هغې یو روپئ کمي د پاره بہ خا مخا څه پکار وی، دویمه دا چې یو ډیر خاص ضرورت راغلې۔

<u>Mr. Speaker</u> : Justification.

<u>جناب عبدالاکبر خان</u> :۔اؤ چه یو خاص ضرورت راغلو ، خدائے مه کړه چرته څه واقعه اوشوله، خدائے مه کړه چرته سکول راوغورځیدو ، خدائے مه کړه چرته بل څه اوشو، پل راوغورځیدو او یو ډیر ضرورت راغلو نو حکومت به د هغې خلقو د سهولت د پاره هغه نوی سکیم چه هغه چونکه پته خو نه وی چه دا به وی، په هغې باندې پیسے اولګوی نو د هغې د پاره سپلیمنټری بجټ راوړی۔ اوس جنب سپیکر، د دې آرټیکل دویم،

"(b) That any money has been spent or any service during a financial year in excess of the amount granted for that service for that year".

" The Provincial government shall have power to authorize expenditure from the Provincial consolidated funds, whether the expenditure is charged by the constitution upon that fund or

جناب سپیکر "and shall لږ غوږ کیږده خبري ته دےCause to be laid not", before the Provincial Assembly a Supplementary Budget Statement or, as the case may be, an excess Budget Statement".

Supplementary Budget به دوئ ایږدی یا به Statements دوه

<u>جناب سپیکر</u>:۔یا به Excess

<u>جناب عبدالاکبرخان</u>:۔ کہ پیسے تے ډیرے زیاتے خرچ کړے وی، Excessئے کړے وی نو بیا به Excess Budget Statementاوس جناب سپیکر، منسټر صاحب پخپله دوئ وئیلے دی چې 9ارب 36کروړ روپو دا ټوټل بجټ دے۔ ما چې کوم Calculation کړیدے نو Almostیو ارب یا څه دپاسه یو ارب هغه چې کوم دے نو دوی Meeting with grantsکوی۔ اوس دے بجټ ته به مونږه Excess budget statementوایو او کہ دے تہ بہ مونږہ Supplementary Budget statementوایو ؟ جناب سپیکر! ماته دمرئی ډیر سخت تکلیف دے۔ جناب سپیکر، زه دا خبره کوم۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: رفعت اکبرسواتی بہ ستا کمے پورہ کړی کہ تہ کبنېینا ستے۔

<u>جناب عبدالاکبرخان</u>: خیر هغه زما کمے بہ ډیر خلق پوره کړی جناب سپیکر، خو زه ستاسو توجه دے سټیټمنټ تہ را ګرځوم چه ما تاسو تہ څنګه اووئیل چې A need has risen.

<u>Mr. Speaker</u>: A need…

<u>جناب عبدالاکبرخان</u>: جی؟ مطلب دا دے چه ډیر سخت ضرورت راغلې دے ، څه ضرورت راغلې دے۔

Additional appropriation to meet the Faxes expenditure on account of non-ADP rehabilitation of Ghari Habib ullah Bridge to Bala kot road.

دا یو ډیر سخت ضرورت راغلې دے د کال دوران کبنبې، اے ډی پی کبنبې خو نه وو، نان اے ډی پی ، بیا داسې کہ زه راځم جناب سپیکر، تاسو به هم کتلے وی چہ دیکبنبې، په دغه مدونو کبنبې څومره په نان اےډی پی باندې پیسے لګیدلے دی۔ اوس زما مطلب د هغې دا دے جی چه دا Clear cut violationدے د Constitution، د دغې Rightچہ کوم پراونشل ګورنمنټ سره دے۔ هاں، کہ

داسې يوه واقعه شوې وي چې په هغې باندې حکومت ته During the financial yearچې هغې په اے ډی پی کښې نه وو شامل او د هغې ضرورت وو، خو بيا ټهيک ده۔ دلته خو چه مونږه ګورو، يو يو روډ باندې په کروړونو روپئی تلی دی او ټول نان اے ډی پی سکيمونه دی۔ پوليس ته په کروړونو روپئی تلی دی د P.O.L په Charges کښې ورکړے شوې دی جناب سپيکر، نو دے ته مونږه څنګه Supplementary Budgetاووايو؟ دا کوم هغه ضرورت وو چې دے پوليس دا ګاډی اخستل نو دوی د کال په مخکښې، په سر کښې، د بجټ جوړيدو نه مخکښې آيا دا خبره دوی نه شوه کولے چې يره مونږه به ګاډی اخلو؟ جناب سپيکر، تاسو په ديکښې څنګه چې ما اووئيل دا څه ډير څه عجيب۔ غوندې خبره ده چې تاسو يو، دا کوم چې دوئی پخپله باندې ليکلے دی چه To meet the expenditure within the grant.او دس روپئی ډيمانډ مونږه پيش کوؤ۔ اوس دغه Within the grants چه کوم Appropriation کيږی جناب سپيکر، دا د چا بيړه غرقه شوه؟ ديو سکيم نه خو هغه کټ شوې کنه۔ چې Within the grantته Appropriation کوے خو مطلب دا دے، تاچې کوم پيسه ورکړې وه، په Annual Budget ښکے هغه دے ورنه کړله او د هغې په ځائے د هغه پيسه راواغسته او په بل ځائے کښې د چې هغه ستا په بجټ کښې نه وه، تا هغې له ورکړله او Supplementary Budge statement ښکے دے هغه شامله کړه۔اوس دوه خبرېدی يا خو دغه ډيپارټمنټ چې چا دغه بجټ جوړ کړے وو، دغه سکيمونه ئے اچولی وو يا د څه د پاره ئے پيسے غوښتے وے يا خو هغوې غلط وو،هغوی ته د دومره پيسو ضرورت نه وو او بے ضرورته ئے پيسے غوښتے وے او بيا ورسره پيسے سوا شولے نو بيا دوئی بل سکيم ته واړولے او که ضرورت وو او پکار وے ددغے د پاره پيسے جناب سپيکر، نو بيا د هغه سکيمونه نه پيسے راغسے دی او هغه به 8 اربه روپئی د هغې دا راغسته او هغه په داسې سکيمونو باندې لګول چه د هغې هيڅ ضرورت نه وو، هغه د دې کال په اے ډی پی کښې شامليدے شو، د مخکښې کال په اے ډی پی کښې هم شامليدے شو۔ جناب سپيکر، که د دې اسمبلو سره داسې حرکتونه کيږی چې د دلته کښې زمونږه نه، جاوس پرون تاسو بجټ پاس کړو، دے اسمبلئی بجټ

پاس کړو، په هغې کښې هر یو ممبر صاحب اے ډی پی کتله چې یره زما د علاقے سکیم شته پکښې او کہ نشته. هر یو کس کتله چې زما ضلعے ته څومره پیسے ورکړے شوې دی او څومره پیسے نه دی ورکړے شوې ؟ اوس هلته کښې مثال، یو ممبر خوشحاله دے چې ماته خو پیسے یا زما سکیم شوې دے ، پیسے پکښې اچولے شوې دی.During the course of yearهغه پیسے راواغستې شی او په بل سکیم باندې اولګیږی او مخکښې کال ته بیا مونږه ته په سپلیمنټری بجټ کښې ښائی چې دا مونږه Within the grant re appropriationوکړو او داپیسے مو په دې نوے سکیم باندې خرچ کړے. جناب سپیکر، د دې سپلیمنټری بجټ Provisionچه په Constitution کښې ورکړے شوې دے نو هغې شاته څه یو Wisdomدے چې مثال په طور During the course of year any thing can be happened to a Province or to the country.او هغې کښې داسې څه ضرورت راغے چه هغې کښې هغه پیسه لګول انتهائی ضروری ده، بغیر د هغې نه کار نه کیږی ، بغیر د هغې نه سستم خرابیږی ،بغیر د هغې نه خلقو ته مشکلات پیدا کیږی او په دې وجه باندې هغه په سپلیمنټری بجټ کښې واچوی .دلته خو دا سپلیمنټری بجټ نه Annual Budgetجوړ شوې دے. 9ارب روپو هم چرته سپلیمنټری بجټ وی جناب سپیکر؟ ستا ټوټل بجټ خو پروس کال دوی پیش کړے دے چه تیس ارب روپئی مونږه لګولے دی Actual expenditureچه شوې دی تیس ارب لګولے دی. Meaning One third of the total Budget has been reflected in the چهby supplementary Budget. تیس ارب روپئی دوی پروس کال وائی چه مونږه Actual expenditureکړے دے، ددوی په سټیټمنټ کښې دی او بیا چه کوم دے په هغه تیس ارب روپو کښې 9ارب روپئی سپلیمنټری بجټ راځی. Meaning by one third of the total annual budget has been diverted to the supplementary Budget.نن مونږه اووایو چه دوی دا 51ارب روپو بجټ پیش کړے دے دے اسمبلئی ته ، پرون دے اسمبلئی د 51ارب روپو بجټ پاس کړوOne third of the 51 arbs meanچه 17ارب ، د دې مطلب دے چه Next year supplementary Budgetبه 17بلین وی ؟ جناب سپیکر ، دے Constitutionجوړولو والا خو دا آرټیکل د دې د پاره نه وو ایخودے. دا خو

نشته، نا ن Needد لته خو A need has arisen ئے د دې د پاره ایخودے وو چہ
اے ډی پی کښې پہ کروړونو روپئی ځی او د کوم ځائے ځی؟ د بل ډیولپمنټ
To meet the سکیم نہ بہ هغه کټ شوې وی ځکہ چہ دوی پخپلہ وائی چہ
expenditure within the grantاو Within the grantخو Meansهغه یو
ګرانټ کښې هغه پیسے ورکړے شوې دی او هغې کښې پہ هغې خرچ نہ
کړے شوې۔ جناب سپیکر، زمونږه دا درخواست دے منسټر صاحب ته، زه دا منم
چې دا د دوی ړومبی بجټ دے او دا کہ مونږه دلته کښې تقریر کوؤ، خدائے
شته دے چې د دې د پاره نہ کوؤ چہ یره ګنی مونږه دوی خامخا Criticize
کړو، صرف د د پاره کوؤ چې دوی Next yearکښې دےته سوچ اوکړی چې
دوی سره آئنده دا بیوروکریټس کوم سازشونه کوی، دا بیوروکریټس چې دوی
سره کومے ګوتے کوی نو زه دا منم چې دا ښه قابلان دی، ښه تکړه دی خو زه دا
غواړم چې یره دوی پہ دې خبره باندې چې کم از کم څہ چہ یو غلطی اوشوله ، پہ
دی کښې اوشوله خو چې Next yearکښې کم از کم دا Rectifyکړی او پہ دې
باندې پہ ډیپارټمنټ زور واچوی چې تا پیسه غوښتے وه، تا هغه خپله پیسه دے
او نه لګولے شوه؟ یا خو تا پہ دروغه غوښتے وه، غلطه دے غوښتے وه او یا ته
نااهله ئے ، ته پیسہ لګولے نہ شے ځکه جناب سپیکر، تاسو پخپله هم د پی اے
سی چئیرمین ئی او دا بہ تاسو ته ډیرے Audit parasداسې راځی چې پیسه
غوښتے شوې وی او پیسه او نه لګولے شی نو دا د هغه ډیپارټمنټ۔۔۔

Mr. Speaker: Inefficiency.

جناب عبدالاکبرخان: جی،Inefficiencyده۔ جناب سپیکر! پہ دې باندې د هغه
ډیپارټمنټ نه باز پرس کیږی چې تا ولے دا پیسه ، تا اوغوښته پہ هغه وخت کښې
، که تا نہ وے غوښتے نو دا پیسه بہ مونږه بل سروس له ورکړې وه، بل سکیم له
بہ مو ورکړې وه۔ تا اوغوښته ، تاله مو درکړه، تا او نه لګولے شوه، د دې
مطلب دا دے چې ته نا اهله ئے ، ته دا خپله پیسه نه شے لګولے۔ نو زما منسټر
صاحب ته دا خواست دے چې دومره کوم Re-appropriationتاسو کړے دے یا
Excessبلکه زه خو بہ دی ته Excess Budget Statementاووایم ځکه چې
8ارب روپئی Excessکښې دی او یو ارب څه د پاسه چې کوم دی هغه -Re

appropriation کېښې دی۔ خو زه دا وایم چې دا تاسو کم از کم دا محکمے خو خاص کر سروسز والا ، دا ورکس یا نورو محکمو کښې چې شوې دی چې بهئی تا سو پیسه غواړئی ، سر کښې تاسو وایئی چې مونږه له دومره پیسه راکړئی او بیا پیسه درله درکړی اسمبلی، حکومت درله پیسه درکړی او تاسو لګولے نه شئی ستاسو نه هغه پاتے کیږی نو تا سو ئے په بل سکیم باندې بیا هغه اولګوئی او چې کوم سکیم د پاره تا سو غوښتے وی۔ Thank you very much Janab Speaker

جناب سپیکر: مشتاق احمد غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: تھینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! بجٹ اعداد و شمار کا ایک گورکھ دھندا ہوتا ہے اور یہ جو سال نو کا بجٹ ہے، یہ سارا مفروضوں پر، ظاہر ہے مبنی ہوتا ہے اور اس پر بہت طویل ہم لوگ بحث کرتے ہیں۔ اس کی آمدنی بھی مفروضوں پر مبنی ہوتی ہے اور اخراجات بھی۔ لیکن اصل بجٹ یہ ہے جسے سپلیمنٹری بجٹ کہتے ہیں اور ممبران کی خاص طور پر اس پر کبھی بھی توجہ نہیں ہوتی شاید اس لئے کہ ٹائم زیادہ گزر چکا ہوتا ہے لیکن در حقیقت اصل بجٹ یہی ہے سپلیمنٹری بجٹ جس میں کسی بھی حکومت کی کارکردگی کی اصل تصویر سامنے آ جاتی ہے۔ جناب والا! میں یہ گزارش کرونگا کہ اس بجٹ میں جو چیزیں Reflect کی گئی ہیں، جو مدات اخراجات کی زمرے میں، وہ بڑے عام نوعیت کی ہیں جیسے بجلی کا خرچہ ٹرانسپورٹ کا خرچہ Repairing کا خرچہ، فلاں خرچہ اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر اطمینان کے ساتھ کام کیا جائے تو سال کے شروع میں اس کو Predict کرنا بڑا آسان ہوتا ہے بشرطیکہ انکو اسی وقت رقوم کی ترسیل بھی کی جائے تو پھر شاید سپلیمنٹری بجٹ کا اتنا وسیع حجم کبھی بھی نہیں ہوگا لیکن یہاں المیہ یہ ہے کہ رقومات کی منظوری جو دی جاتی ہے وہ قسطوں میں دی جاتی ہے اور سال کے شروع میں بالکل بھی نہیں دی جاتی اور پھر جا کر تقریباً مارچ، اپریل میں فنانس منسٹری کے ساتھ محکموں کی میٹنگز شروع ہو جاتی ہیں کہ جی آپ کے زیادہ اخراجات کس مد میں ہو گئے ہیں اور پھر انہیں عجلت میں اپریل یا مئی میں پیسے ریلیز کئے جاتے ہیں۔ اور پھر وہ ایک مہینے یا ڈیڑھ کے اندر اندر ان پیسوں کو، یعنی 30 جون سے پہلے پہلے خرچ کرنے کا اہتمام کرتے ہیں جس سے بے پناہ قسم کی کرپشن کا احتمال ہوتا ہے اور کرپشن بھی کی جاتی ہے کیونکہ انکے پاس وقت اتنا کم ہوتا ہے کہ اس کے اندر انہوں نے ٹینڈرز کی Formality بھی پوری کرنی ہوتی ہے اور انہوں نے

10جون سے پہلے پہلے اے۔جی آفس اور اکاؤنٹس آفس میں انکے بل بھی جمع کروانے ہوتے ہیں۔ یہاں ایک اور تلخ حقیقت ہے جناب والا، کہ حکومت کی واضح ہدایات کے باوجود اکاؤنٹس آفیسرز 10جون سے پہلے کی back date میں وہ بل وصول کرتے ہیں اور اس طرح کرپشن کا ایک اور نیا راستہ وہاں پر کھل جاتا ہے۔ میری اس سلسلے میں یہ تجویز ہے کہ یہ چیزیں سال کے شروع میں کی جاتیں اور محکموں کو ان کی رقومات کی ترسیل بروقت کی جائے تو اس چوری کا ایک دروازہ بالکل بند کیا جاسکتا ہے۔ جناب والا! اس میں جو ڈیمانڈ کی گئی ہیں، بعض میں افسوس ناک حد تک اضافہ ہے۔ پہلے بھی یہاں اس پر بات ہوئی کہ آپ Page-39 اگر دیکھیں تو Discretionary grant میں 50لاکھ روپے دیئے گئے تھے اور 70لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا یعنی 20لاکھ کا ایک ہی مد میں اضافہ کر دیا گیا۔ جیسے میرے دوست عبدالاکبر خان نے کہا ہے کہ آئین کی رو سے کسی بڑے ہی سنگین اور Important معاملے پر آپ کو اخراجات کرنے کی اجازت ہوتی ہے اور پھر اسے ہاؤس میں لانا ہوتا ہے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر کسی کو چھینک بھی آجاتی ہے تو اس پر بھاری اخراجات کر کے اور پھر ہاؤس میں سپلیمنٹری بجٹ کی صورت میں لے آتے ہیں۔ جناب! یہیں پر آپ دیکھیں تو Entertainment اور Gifts کیلئے دس لاکھ روپے Allocate کئے گئے تھے اور 23لاکھ ،86ہزار روپے یعنی 14لاکھ روپے کا اس میں اضافہ کر دیا گیا۔ اسی طرح وزراء سٹیشنری کیلئے 2لاکھ،50ہزار روپے خرچ کر کے، ابھی 5لاکھ کی وہ ڈیمانڈ لیکر آگئے ہیں۔ پرنٹنگ اور پبلیکیشن جن میں پیڈز اور کارڈز جناب بنتے ہیں 2لاکھ روپے ٹوٹل ان کو Allocate کئے گئے تھے اور 8لاکھ روپے انہوں نے خرچ کئے یعنی 6لاکھ کی ابھی ڈیمانڈ سپلیمنٹری بجٹ میں آرہی ہے۔ اسی طرح جناب والا، ہوم ڈیپارٹمنٹ نے Page-34 پر 5لاکھ کا سیکرٹ الاؤنس تھا اور 85لاکھ روپے اس میں خرچ کئے گئے، جسکا میں نے اس دن بھی کہا تھا کہ ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ کون سی جیمز بانڈ 007 کی ایک سیکرٹ ایجنسی کا قیام تھا کہ 5لاکھ روپے کی بجائے 85 لاکھ خرچ کئے اور آج اس کا یہاں پر مطالبہ کیا جارہا ہے؟ اسی طرح جناب، اس میں آپ page-5 پر دیکھیں تو مشینری اور ایکویپمنٹ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ میں، اس کیلئے ڈیمانڈ کی جارہی ہے 10لاکھ کی، تو اس ایک دفتر کیلئے کیا مشینری خریدی گئی ہوگی؟ کیا کوئی سٹیل مل لگائی گئی ہے اس سال کے اندر کہ یکدم سپلیمنٹری بجٹ میں 10لاکھ کا اضافہ Show کر دیا گیا ہے؟ اسی طرح ٹیلیفون اینڈ

ٹرنک کالز کیلئے جناب 12 لاکھ روپے کی ابھی ڈیمانڈ ہے آپ سر، Page-38 پر چلے جائیں۔ سر، اس میں اسی محکمے کو ٹیلیفون اینڈ ٹرنک کالز کیلئے 5 لاکھ کی Allocation تھی 2002,2003 میں اور آگے Revised estimates دیا ہوا ہے 10 لاکھ اور 15 لاکھ کا نئے بجٹ میں مطالبہ رکھا گیا ہے۔ یہاں دیکھیں تو صرف 5 لاکھ کا اضافہ نظر آرہا ہے اور یہاں دیکھیں تو اس میں 12 لاکھ روپے کی یہاں پر ڈیمانڈ کی جارہی ہے۔ سر! یہ Page-36 ہے ٹیلیفون اینڈ ٹرانک کالز 5 لاکھ، آگے 10 لاکھ اور آگے 15 لاکھ۔ تو اب یہ کتاب درست ہے یا یہ کتاب درست ہے؟ ہمیں تو یہ سمجھ نہیں آرہی ہے کہ ہم کس گرانٹ۔۔۔

Mr. Speaker: Mushtaq Ahmad Ghani Sahib! I will draw your kind attention to Rule No. 142. General Discussion on the Budget on the days allotted for general discussion on the Budget, the Assembly may discuss the budget as a whole.

جناب مشتاق احمد غنی: سر! میں سپلیمنٹری بجٹ پر بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: کیا؟

جناب مشتاق احمد غنی: میں سپلیمنٹری بجٹ پر بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، مطلب یہ بھی۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: اس کی بھی بات کر رہا ہوں۔

Mr. Speaker: The same rule is applicable. The same rule is applicable. تھوڑا سا۔۔ The same rule is applicable to general discussion.

جناب مشتاق احمد غنی: سر! میں بحث نہیں کر رہا، فرض نبھا رہا ہوں کہ یہ درست ہے یا یہ؟ بس اس کی وضاحت چاہیئے کہ اس میں 12 لاکھ ہیں اور اس میں 10 لاکھ ہیں۔

جناب سپیکر: اور وقت بھی بہت کم ہے۔ آپ موجود نہیں تھے، یہ Decide ہو گیا تھا General discussion پر تو آپ لوگوں نے خوب، مطلب ہے کہ۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: میں بیٹھ جاتا ہوں۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، نہیں، نہیں۔

جناب مشتاق احمد غنی: لیکن میری یہ گذارش ہے جی کہ سپلیمنٹری بجٹ، میں یہ امید کرتا ہوں کہ یہ حکومت چونکہ ایک اسلامی حکومت ہے اور جناب منسٹر صاحب نے کئی دفعہ فرمایا ہے کہ چادر کے مطابق ہم پاؤں پھیلائیں گے تو مجھے امید ہے کہ یہ حکومت کم از کم سپلیمنٹری بجٹ پیش نہیں کرے گی۔

اس کو جب سال کے End میں ہم دیکھیں گے یو یہ بچت Show کریں گے کہ اس بجٹ میں ہم نے کتنی بچتیں Show کی ہیں۔ تو پھر یہ صحیح معنوں میں ایک اسلامی حکومت کہنے کی حقدار ہوگی۔

Mr. Speaker: Thank you. Bashir Ahmed Bilour Sahib!

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! ما پرون هم ریکویسټ کړے وو فنانس منسټر صاحب ته چې زمونږه دا بجټ چې دے ، دا 51 ارب، 45 کروړ، 97 لاکھ، 56 ہزار روپئی دے خو دا کوم ډیمانډز چې مونږه ته ملاؤ شوې دی، هغه 53 ارب، 61 کروړ، 89 لاکھ، 95ہزار، 9 سو 40 دے نو دوئی وئیلے وو چې زه به پته اوکړم او تاسو ته به بیا خبره اوکړم، خو زه ریکویسټ کوم چې دا د لږ Clear کړی۔ که دوئی هغه بله ورځ اووئیل چې 28 ورکران مونږ ویستل او 55 مو ویستی وو خو د هغې باوجود دیکښې هغه مکمل راغلې دے دوباره نو ده ته خواست کوم چې لږ مهربانی اوکړی دا د مونږ ته لږ Explain کړی چې دا ولے دلته۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مولانا مجاہد صاحب! په لسټ کښې د نوم د تقریر د پاره نشته۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: نه جی زه خو صرف یو خبره کوم۔

جناب سپیکر: نه، نه۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: زه دوئی ته خواست کوم چې د خدائے د پاره دا اسلام زمونږ د پاره بطور طعنه مه استعمالوئی۔ دا ستاسو خپل د اسلام مو چې حالت دے ؟

جناب سپیکر: ډیره ښه خبره کوئی۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: بس دغه مے وئیل۔

(تالیاں)

جناب بشیر احمد بلور: مونږه له جواب رانکړو منسټر فنانس چې دوئ به کله۔۔۔

جناب سپیکر: ما خو ویئل چې ستاسو د دواړو خبره اوشوه۔

جناب بشیر احمد بلور: نه، نه ما ته ئې وئیل چې زه به معلومات۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور صاحب۔ پانچ منٹ۔

جناب اسرار اللہ خان: شکریہ جناب سپیکر، آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر! ضمنی بجٹ کے بارے میں شروعات کرنے سے پہلے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اس ایم ایم اے کی حکومت کو ہم آدھا قصور وار یقیناً جان سکتے ہیں کہ چھ مہینے تقریباً ان کا دور حکومت رہا لیکن اس سے پہلے ایک بجٹ بن چکا تھا، جو Appropriation تھی، اس میں حکمران Change ہوئے تھے باقی پالیسی تو وہی تھی جو بنی ہوئی تھی۔ جو ڈائریکٹیوز تھے اسمیں میرے خیال میں چہرے Change ہوئے ہیں۔ کبھی وہ گورنر صاحب کے ڈائریکٹیوز ہیں 488 ملین کے یا سی ایم کے ڈائریکٹیوز ہیں 960 ملین کے۔ اس حوالے سے جناب سپیکر، میرے خیال میں ایم ایم اے حکومت کا جو فرض بنتا ہے، Policy review کا بنتا ہے کیونکہ اسلام کے حکم کے مطابق اگر تم جان لو کہ تم غلطی پر ہو تو واپس لوٹ آؤ۔ جناب سپیکر! میں ان کی توجہ Structural Adjustment Programme کی جانب دلانا چاہونگا جو کہ اسی وائٹ پیپر کا حصہ ہے اور جو اسی 2003-2002ء میں Draft ہوا ہے۔ جو گائیڈ لائین ہے وہ انتہائی عوام کش پالیسی پر مبنی ہے۔ جناب سپیکر! جمہوری اداروں کے بارے میں اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے پچھلے سالوں کا گند صاف کیا ہے اور جو جمہوری حکومتیں تھیں، انہوں نے بگاڑ پیدا کیا تھا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جتنا گند ان تین سالوں میں بنا ہے، اس سے پہلے کبھی نہیں بنا ہوگا، اور ایم ایم اے حکومت کا یہ فرض ہے کہ اگر اپوزیشن ممبران ان کی نشاندہی کریں تو جیسے ہمیشہ اس ایوان کا ماحول صحیح رہتا ہے تو وہ بھی مہربانی کریں اور اس جانب ایک قدم اٹھائیں۔ کیونکہ اگر اس Structural Adjustment Programme پر عمل ہوا تو میرے خیال میں مزید ان کو کسی دشمن کی ضرورت نہیں ہوگی۔ یہ تین سال اگر یہ چیز Implement کرتے رہے تو ان شاءاللہ جیسے پچھلی حکومتوں کے بعد عوام کے نعرے ہوتے تھے اور الیکشن میں ان کا احتساب ہوتا تھا، وہی حال ایم ایم اے کا بھی ہوگا۔ اس میں جناب سپیکر! Restructuring کے نام پر 6 ہزار ملازمین کی

پوسٹیں مختلف محکموں سے ختم کی گئیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک Decision تھا، کیبنٹ نے لیا ہوگا کیونکہ اس وقت یقیناً اسمبلی بھی نہیں تھی اور 6 ہزار پوسٹیں آپ نے Lower grade کی ختم کر دی ہیں اور یہ بھی Financial year میں ہوتا ہے تو یقیناً یہ بھی سپلیمنٹری بجٹ کے زمرے میں آتا ہے۔ آج ہماری حکومت ضلعی محتسب کے لیے پوسٹیں Create کر رہی ہے۔ 100 پوسٹیں Create ہو رہی ہیں۔ وہ ضلعی محتسب جو ہو سکتے ہیں کسی اور صوبے میں نہ ہوں اور یہ وہ ضلعی محتسب ہیں جن کے ساتھ ان کے چوکیدار بھی ہیں، ان کے ساتھ ایک دو اور انہوں نے پوسٹیں رکھی ہوئی ہیں تو یہ وہ پوسٹیں ہیں جناب سپیکر کہ میرے خیال میں اس میں 200 آدمیوں کو تو خوش کیا جاسکتا ہے لیکن اس سے عوام کی کوئی خدمت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اگر آپ اس جانب دیکھیں تو ضلعی محتسب کو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس ایک ضلعی اسمبلی اس پر Impeach کر سکتی ہے اور جہاں پر Impeachment کا ڈر ہو تو وہ ضلعی محتسب عوام کے لیے کیا ایسی بہتری لائیں گے جس سے وہ خدمت کر سکیں۔ یہ 100 پوسٹیں جو وہ Create کر رہے ہیں، میں تو یہ کہتا ہوں کہ بجائے اس کے وہ توجہ دیں ان 6000 پوسٹیوں کی جانب، جو مختلف محکموں سے ختم ہو چکی ہیں اور جسکی وجہ سے محکمے خراب ہو چکے ہیں۔ یہ وہ محکمے ہیں جناب سپیکر، ہمیں پتہ نہیں چلتا، ہمارا۔۔۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب! سپلیمنٹری بجٹ پر آجائیں۔

جناب اسرار اللہ خان: یہ سپلیمنٹری بجٹ میں ایک Agreement ہو چکا ہے World Bank کے ساتھ اور یقیناً اسی کا حصہ ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ہم کو پتہ نہیں چلتا کیونکہ ہمارے جو Expenditures ہیں وہ Changed expenditures کے زمرے میں آتے ہیں۔ ہم اپوزیشن چیمبر میں بیٹھتے ہیں اور ہمارے بیٹھتے ہی چائے آجاتی ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب کے تالی بجاتے ہی نوکر حاضر ہو جاتے ہیں۔ گورنر صاحب کے کمرے کے سامنے دربان کھڑا ہوتا ہے لیکن جب ایک ٹیوب ویل آپریٹر مر جائے اسکی Death ہو جائے یا وہ Sack ہو جائے تو اس کے بعد اسکی جگہ وہ نئے نہیں لگاتے، وہ کہتے ہیں کہ پوسٹ ختم ہو گئی ہے۔ آپ محکمے میں چلے جائیں جہاں پر بہشتی ہوتے تھے آج کل وہ گھڑے خالی پڑے ہوتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ وہ پوسٹ ابھی ختم ہو گئی ہے۔ دوسروں محکموں میں جو ہے، اور 6 ہزار پوسٹیں جو ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں جناب سپیکر، انکو دوبارہ Review کیا جائے، یہ حکومت کی ذمہ داری ہے۔ یہ غلط

Decision تھا جو پچھلی حکومت میں لیا گیا ہے اور ایم ایم اے کی حکومت کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اس طرف توجہ دیں جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! Autonomous bodies کے متعلق Decision لیا گیا۔ عبدالاکبر خان نے Speech کی تھی، کل وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ ملاقات ہوئی ہے، کو آپریٹو اس میں ہے، ADP اسمیں ہے اور Fruit and Vegetable Board ہے، یہ تین Autonomous bodies تیں جنکو صرف اس وجہ سے ختم کیا گیا ہے کہ یہ Self generating نہیں تھے۔ کل کو آپ کے ہسپتال ہونگے، وہ Self generating نہیں ہونگے تو آپ ہسپتالوں کو ختم کر دینگے ؟ اگر اسی بنیاد پر حکمرانی کو دوکانداری سمجھ کر کیا جائے تو میرے خیال میں نہ اس ادارے کی ضرورت ہے اور نہ ہم بیٹھنے والوں کی ضرورت ہے کیونکہ اس کا اثر عوام پر پڑھ رہا ہے۔ اگر صرف Profit and loss Basis پر حکمرانی ہونے لگے جناب سپیکر، تو میرے خیال میں یہ ہمارے صوبے کے ساتھ زیادتی ہے۔ جناب سپیکر! Growth sustainability کے متعلق جو پالیسی ہے اور اس کا جو Outcome ہے وہ آپ دیکھ سکتے ہیں۔ کل Minerals کے حوالے سے اس پر بحث ہوئی کہ اس میں جو فائدہ مل رہا ہے تو وہ بڑے Entrepreneurs کو مل رہا ہے لیکن جو Middle class ہے تو اس کا کیا ہوگا؟ مڈل کلاس کو وہ کہتے ہیں کہ 35 percent آپ سیکورٹی لائیں۔ وہ ریٹ انہوں نے رکھے ہیں جو کسی اور ڈیپارٹمنٹ کے نہیں ہیں اور اگر یہ چیزیں ہیں تو کیا اس کے لئے ہماری حکومت ذمہ دار نہیں ہوگی؟ جیسے میں نے ذکر کیا کہ یہ پچھلی حکومت کا ہے، اس میں ایم ایم اے کا قصور میں آدھا سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اس سال اسکی طرف توجہ نہیں دی Roads improvement کے متعلق Self generation کی بات ہوئی ہے کہ Users charges بڑھیں گے تو اسکا اثر کس پر پڑے گا وہ عوام پر ہی پڑے گا۔ عوام سے یہ پیسے نکلیں گے، قیمتیں بڑھیں گی کرائے بڑھیں گے، بوجھ عوام پر پڑھے گا۔ جناب سپیکر! سول سروس ایکٹ میں Amendment ہوئی ہے کہ جو Lower grade کے ملازمین ہیں، ان سے انکا ذہنی سکون چھین لیں، جیسے ہماری حکومت کہتی ہے کہ سوائے پنشن کے ہم انکو ساری مراعات دیں گے۔ میرے خیال میں ان میں Moral courage ہونی چاہیئے تاکہ وہ Accept کر لیں کہ یہ چیزیں ہم نے نہیں کی ہیں، یہ پچھلی حکومت نے کی ہیں اور ہم انکی طرف یقیناً توجہ دیں گے اور World Bank والے یہ تجاویز خود لیکر نہیں

آئے تھے۔ یہ تجاویز یہی سے Put-up ہوئی ہیں، یہی اس ڈیپارٹمنٹ سے نکلی ہیں اور یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ یہ Revise نہیں ہوسکتی۔ میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر، اس ضمن میں چند مثالیں دینا چاہونگا۔ ٹورازم کے متعلق پچھلی حکومت کی پالیسی تھی، انہوں نے بہت سے ہمارے جو Assets تھے، وہ Lease out کردیئے کہ یہ Self generating نہیں رہے اور محکمہ پر بوجھ ہیں۔ موجودہ حکومت آئی، انہوں نے کہا کہ نہیں ہماری Credibility خراب ہوئی ہے، یہ ہمارے Assets تھے اور یہ خراب ہورہے تھے۔ تو انہوں نے اس پالیسی کو Stop کردیا۔ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کے محکمے کے EDO's نے محکموں پر گرفت بڑھانے کے لئے EDO's ختم کردیئے، سرکل بنادیئے۔ اس وجہ سے وہ سرکل ہونگے EDO ڈسٹرکٹ ناظم کے نیچے تھا اور جو سرکل ہونگے وہ ڈائریکٹ منسٹر کے نیچے ہونگے۔ تو جب یہاں پر پالیسی Revise ہوسکتی ہے ٹورازم میں Revise ہوسکتی ہے، ایجوکیشن کے حوالے سے آپ دیکھ لیں کہ ایک سے چالیس کی Ratio تھی کیونکہ اس وقت ٹیچرز نہیں تھے، موجودہ حکومت آئی، انہوں نے ٹیچرز بھرتی کئے، بڑا اچھا اقدام لیا۔ ایک سے تیس پر لے آئے۔ جب اس حوالے سے میں کرسکتے ہیں۔ تو Farm service enter میں جیسے قاضی صاحب نے کہا تھا کہ ہم دوبارہ اس پالیسی کو Revise کریں گے تو مہربانی کریں جناب سپیکر! وہ اس ضمن میں آگئے آئیں۔ جیسے اپوزیشن نے ہمیشہ انکے ساتھ تعاون کیا ہے، میرے خیال سے پھر بھی تعاون کریں گے اور یہ جو Agreement ہے، میں یہ سمجھتا ہوں یہی ساری برائی کی جڑ ہے۔ ہماری حکومت اگر اسی Agreement کے Frame work کے اندر کام کرتی رہی تو انہیں نہ اپوزیشن بینچوں کی ضرورت ہے اور نہ کسی اور کی۔ 3 سالوں کے بعد ان شاءاللہ جو حشر ہوگا، وہ میں سمجھتا ہوں کہ ایم ایم اے کی شایان شان نہیں ہوگا کیونکہ انکا ایک انقلابی ایجنڈا ہے اور انقلابی سوچ رکھتے ہیں۔

(تالیاں)

Mr.Speaker: Thank you very much. Mrs. Riffat Akbar Sawati Sahiba.

محترمہ رفعت اکبر سواتی: تھینک یو مسٹر سپیکر سر۔ ضمنی بجٹ کے حوالے سے آج بات ہورہی ہے اور میں یہ سمجھ رہی تھی کہ ساری باتیں ہوجائیں گی تو میرے پاس بات کرنے کے لئے کچھ بچے گا ہی نہیں کیونکہ وقت کم ہے اور میں ان۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہت کم ہے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: اعداد و شمار میں بالکل نہیں جانا چاہتی۔ لیکن سر۔ میں ایک بات ضرور کرونگی کہ کسی نے اس کو گورکھ دھندا کہہ دیا۔ کسی نے لولا لنگڑا بجٹ کہہ دیا اور کسی نے کیا نام دیا اور کیا نہیں دیا۔ دراصل بات یہ ہے کہ کچھ ایسی حقیقتیں میں جنکو ہمیں Admit کرنا چاہیئے۔ جو Legacy میں ملتی ہیں۔ تنقید برائے تنقید ضرور ہم نے کرنی ہے اور ہم اگر انکی Healthy criticism نہیں کرینگے تو میرے خیال میں شاید کانوں سے میل نہیں نکلے گی۔ تو بہت ضروری بات ہے کہ کچھ ایسی چیزیں ہیں جو Bureaucratic Structure بناتا ہے اور اسکو پھر آگے پیش بھی کیا جاتا ہے۔ سر! سب سے پہلے تو میں ایک بہت ضروری بات یہ کرنا چاہتی ہوں کہ جو آج کا ہمارے پاس Presentation آیا ہے تو اس میں آپکا بجٹ کا جو سائز ہے، وہ 51 billions plus آتا ہے اور آپ کے اے ڈی پی کا جو سائز ہے وہ Fourteen billion کا ہے تو اس میں ہمارے پاس رہ گیا سر، Thirty seven billion اب اس Thirty seven billion کا Actual ہمارے Revenue کا Source جو ہے، وہ Thirty seven billion بن گیا ہے تو اس میں آپ Salaries لے لیں۔ TA/DA لے لیں، میڈیکل لے لیں۔ P.O.L لے لیں۔ Maintenance لے لیں، Purchase of goods, utility Bills وغیرہ وغیرہ، جو بھی آپ لینا چاہیں، آپ لے سکتے ہیں۔ تو یہ تمام جو پیسہ ہے یا جو بھی اخراجات ہیں اسکے، یہ آپ کے Provincial consolidated fund پر Charge ہو رہے ہیں۔ تو جب یہ آپ کے اوپر Charge ہو رہے ہیں تو اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ Voted expenditure سے باہر ہو گئے ہیں۔ See if it has gone out of the voted expenditure تو اسکا مطلب یہ ہے کہ آپ کے پاس ٹوٹل 14 بلین اے ڈی پی کا ہے جو Voted expenditure میں رہ جاتا ہے۔ تو اس سے یہ لگا کہ یہ بجٹ جو بڑے Big figures کا آج ہمارے سامنے آرہا ہے۔ سپلیمنٹری بجٹ بلین میں آرہا ہے، تو یہ Already spent ہو چکا ہے اور اپنی Actual amount کو یہ Exceed کر چکا ہے اور ان ڈیپارٹمنٹس کو جو انہوں نے 2002,2003 میں دیا۔

جناب سپیکر: بہت سے معزز اراکین چاہتے ہیں کہ وہ پوائنٹ آف آرڈرز کریں لیکن۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: نہیں سر۔ میں اس کو ختم کرلوں؟

جناب سپیکر: نہیں، ختم نہیں، میرے خیال میں اگر آپ سپلیمنٹری بجٹ پر آجائیں تو انکا بخار بیٹھ جائے گا۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: تو سپلیمنٹری کی ہی تو بات کر رہی ہوں میں۔ یہ سپلیمنٹری۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ Annual Budget کی بات ہے نا۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سپلیمنٹری کی تو بات ہو رہی ہے۔ میں تو کسی گورکھ دھندے کی بات نہیں کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، Fifty one billion کی اور Fourteen billion developmental کی، تو یہ آپ کی Annual Budget پر بحث ہے تو میں اس لئے کہتا ہوں کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر کرے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! کسی کی۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میں کسی کو۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: اچھا سر۔ پھر میں اس پوائنٹ پر آجاتی ہوں، اگر آپ یہ کہتے ہیں Alright fine تو آپ کو پھر میں ایک سیدھی سی بات کرتی ہوں کہ یہ جتنا بھی Excess دے رہے ہیں فنانس والے تو کیا یہ Financial discipline کے خلاف نہیں ہے؟ آپ مجھے بتائیں پھر کہ ہم اسکو کیسے کنٹرول کریں گے؟ انکو چاہیئے تھا کہ جو بھی انکے پاس Excess تھا وہ انکو Surrender کر دینا چاہیئے تھا By 15th of May,2003 پھر میں ادھر آجاتی ہوں I was trying to connect it, but some times treasury benches do not want my help. I will not give it to them so that part I have excluded that part I have excluded. اگر آپکو اس سے فائدہ نہیں ملنا چاہتا تو نہ سہی ہم کیا کر سکتے ہیں؟ خیر سر، Any way بات تو وہی آتی ہے کہ اگر یہ واقعی اتنا بڑا گورکھ دھندا ہے تو یہ پھر اس august House میں ہماری Approval کے لئے کیوں آتا ہے؟ یہ گورکھ دھندے اندھیروں میں ہوتے ہیں، چھپ چھپا کے ہوتے ہیں، پیچھے پیچھے ہوتے ہیں۔ ان کو ایوان میں لاکر آپ پھر کیا حاصل کرتے ہیں کہ ہم آپ کو کہیں کہ 'Yes' تو چلیں Approve ہو گیا لیکن سر۔ اسمیں ہم نے تھوڑی سی بات کرنی ہے۔ آپ کے یہاں سے جتنے بھی Male Members اٹھتے ہیں تو وہ

باتیں کرتے ہیں۔ آپ ان کو پورا پورا ٹائم بھی دیتے ہیں، وہ اپنے کنکشن لگاتے ہیں، I will support Israr ul Haq as far as he has spoken about the World Bank.

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: اسرار اللہ گنڈاپور صاحب، کہ انہوں نے ورلڈ بینک کی جو بات کی ہے اگر آپ اس کی Depth میں جائیں اور سمجھیں تو ہمارے سارے بجٹ وہیں سے کنٹرول ہوتے ہیں۔ ہم ان کو سفارشات دیتے ہیں لیکن ان کے مطابق جب وہ ہمیں ریلیف دے رہے ہوتے ہیں تو ہم ان کی فنڈنگ غلط استعمال کرتے ہیں۔ ہم اپنے پیرامیٹرز میں نہیں ہوتے۔ ہم نے جو Criteria set کیا ہوتا ہے، ہم اس میں نہیں ہوتے ہیں۔ دوسری بات مسٹر سپیکر سر، میں یہ کرنا چاہتی ہوں کہ اپنے سراج الحق صاحب جو ہمارے فاضل فنانس منسٹر بھی ہیں، یہ تھوڑی سی Clarification کر دیں کیونکہ سر، میں اس بات پھر Repeat ضرور کرونگی، میں نے باقی فگرز چھوڑ دی ہیں کہ یہ جو آرڈیننس ہے جس میں Allocable اور Un-allocable ہے سر، یہ بڑا Important point ہے اور اس میں آپ دیکھئے گا کہ ۔۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ یہ سراج الحق صاحب "فاضل" ہیں؟

محترمہ رفعت اکبر سواتی: یس۔ میں نے جب "فاضل" کہا تو فاضل ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: اچھا۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: آپ کون، سر! ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہر حال ۔۔۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! دیکھئے وہ چیلنج نہ کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ میں موڈ ان کا جانتا تھا، وہ پہلے بھی پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہونے والے تھے اس لئے میں اطلاع دی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: میں ان شاء اللہ ان کو موقع نہیں دونگی پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہونے کے لئے۔ اس لئے میری منسٹر صاحب سے ایک Clarification ہے پلیز کہ یہ جو گورنمنٹ ہے ایم ایم اے کی اور جنہوں نے یہ بجٹ پیش کیا ہے اور جس میں ۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مختیار علی صاحب! پلیز اپنی سیٹ پر آجائیں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جس میں، Provincial Consolidated Fund پر بات ہو رہی ہے-----

جناب سپیکر: اپنی سیٹ پر آ جائیں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جب خواتین بات کرنا شروع ہوتی ہیں، مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آتی کہ اگر یہ لوگ واقعی اتنے لائق فائق ہیں تو باتیں کرنے کی بجائے ہمیں جس چیز کی تنخواہ مل رہی ہے، جس لئے ہم اس ایوان میں لوگوں کی نمائندگی کر رہے ہیں، ہمیں اس پر کنٹرول کرنا چاہیے۔ ہم فضول باتوں میں کیوں پڑتے ہیں؟ باہر ہمارے پاس بہت سارا ٹائم ہے لیکن میں نے نوٹس کیا ہے کہ خواتین کی بات کرتے وقت کوئی پرابلم شروع ہو جاتی ہے۔ ان کا کوئی پرابلم ہے تو ہمیں یہ لکھ کر دیدیں۔ ہمیں بتا دیں کیونکہ اس طرح ہم بھی ڈسٹرب ہوتی ہیں۔ ہم بہت ٹیکنکل پوائنٹس پر بات کر رہی ہوتی ہیں اور ان کی Disturbance کی وجہ سے وہ بات رہ جاتی ہے۔

جناب سپیکر: پلیز آپ، پلیز۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: نہیں سر، اس پر تو مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہونا چاہیے۔

جناب سپیکر: پلیز، پلیز۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: میرا استحقاق مجروح ہوتا ہے، میری بہنوں کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ اب اتنی Important بات میں پوچھتی ہوں تو یہ سیٹیں چینج کر کے ادھر سے ادھر بیٹھتے ہیں۔ میں آپ لوگوں سے تو ناراض ہوں۔

جناب سپیکر: پلیز، پلیز۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! وہ تسلسل ٹوٹ جاتا ہے نا سارا۔

جناب سپیکر: اللہ نہ کرے کہ تسلسل ٹوٹ جائے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: ہاں تو سر، میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہ رہی تھی کہ گورنمنٹ نے جب اس Allocable کو Voted expenditure سے، اب دیکھیں کہ اس کو جب آپ باہر کر دیتے ہیں تو کیا ہے پھر یہ؟ یہ کچھ Technicalities ہیں۔ یہ Explain کریں کہ آپ کی لوکل گورنمنٹ اس

آرڈیننس کے تحت Protected ہے، District Government in NWFP. اب یہ Un-allocable بھی ہے اور Allocable بھی ہے۔ جب آپ Consolidated Fund کی بات کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ نے Allocable کو Voted expenditure سے ہٹا دیا ہے، ختم ہو گئی ہے بات۔ اتنے جو Excesses آپ دے رہے ہیں اور ڈیپارٹمنٹس کو مراعات مل رہی ہیں ان پیسوں کی Form میں تو یہ کیوں مل رہی ہیں؟ تو میں یہ نہیں کہتی کہ پیر باہر نکال دیئے تو کھٹمل کاٹنے شروع ہونگے۔ As a matter of fact اگر چارپائی ہی میں کھٹمل ہیں تو آپ کے پیر باہر ہوں یا اندر ہوں، وہ آپ کو ہر صورت کاٹیں گے۔ تو سر، میں بات کر رہی تھی، پھر دوبارہ وہاں آتی ہو کہ۔ (تالیاں) تھینک یو عبدالاکبر خان۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ تو بہت سارے ممبران نے ڈیسک بجائے ہیں۔

<u>محترمہ رفعت اکبر سواتی</u>: میں اس لئے کہہ رہی ہوں کیونکہ ہمیشہ سے ہر چیز شروع یہی کرتے ہیں۔ سر، وہ بات اتنی مذاق میں چلی گئی ہے As a matter of fact and to very honest, the Local Government Ordinance is protected under the LFO. جہاں انہوں سہولت سمجھی، وہاں اس کا سہارا لے لیا۔ جہاں ان کو ضرورت نہیں ہے، انہوں نے چھوڑ دیا۔ یہ بڑا Important point ہے، ایڈمٹ کریں، بتائیں کہ ہم بھی Accept کریں اور دوسری بات یہ ہے کہ جب ایوان میں کوئی چیز آتی ہے تو ہم اس کے لئے ووٹ کرتے ہیں تو اس بجٹ کے لئے بھی وہی طریقہ کار ہوگا۔ اگر آپ چاہتی ہیں کہ ہم آپ کو پوری طرح سپورٹ دیں تو پلیز خدارا اب تک جو غلطیاں آپ لوگوں نے کرلی ہیں، سو کرلی ہیں، آئندہ ہمارے ساتھ مشاورت کریں، ہمیں پوچھیں، خالی بیوروکریسی آپ کی Help نہیں کر سکتی، اس ایوان میں بیٹھے ہوئے بہت سے فاضل ایسے ممبرز ہیں جو آپ کو Genuinely help کرنا چاہتے ہیں اور میں Repeat نہیں کرنا چاہتی۔ اسرار اللہ گنڈاپور صاحب کہہ رہے تھے، غم کیا اس میں کریں گے، آپ لوگ خود اپنے لئے گڑھے کھود رہے ہیں تو اب آپ کو پرابلم تو ہو نگی، آپ کو Difficulties تو ہو نگی اور پھر مجھے بڑا افسوس ہے کہ جو میرا علاقہ ہے، آپ نے کم از کم میرے حلقے میں ایک ٹکہ بھی نہیں دیا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ -----

جناب سپیکر: آپ کا حلقہ تو سارا صوبہ ہے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: نہیں، میں اپنے حلقے کی بات کر رہی ہوں، ویسے تو پورے صوبے کی میں نمائندہ ہوں۔

Mr. Speaker: 52%, Fifty two percent.

محترمہ رفعت اکبر سواتی: میں پورے صوبے کی نمائندہ ہوں، تو میری گزارش یہ ہے کہ جتنی مراعات آپ نے سب کو دی ہیں تو برائے مہربانی اگر آپ مجھے چپ بیٹھا دیکھنا چاہتے ہیں کہ آئندہ میں کوئی شور نہ کروں تو آپ میرے حلقے کا خیال کریں۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Thank you very much.

جناب سراج الحق: (سینئر وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب! اس کی Clarification تو آپ کر دیں جس طرح محترمہ سواتی صاحبہ نے کہا کہ میرا حلقہ محدود ہے اگر ان کا حلقہ محدود حلقہ ہے تو اس سے تو اس پوری صوبے کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہیں پورا صوبہ ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ پورا ملک ہو۔

سینئر وزیر خزانہ : پورا صوبہ اس لئے میں Agree کرتا ہوں کہ پورا ملک ہو۔ بالکل جی، آپ کا حلقہ پورا صوبہ ہے۔

جناب سپیکر: ہاں، ہاں پورا ملک ہو۔

جناب محمد شجاع خان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ان کے حلقے میں میرا حلقہ بھی شامل ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں Conclude کرتے ہیں اور ممبر ز اگر Speech نہیں کرنا چاہتے تو فنانس منسٹر سے کہیں گے کہ وہ Wind Up کریں۔

جناب محمد شجاع خان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد شجاع خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ میں ایک بات کی وضاحت کر دوں جی کہ رفعت اکبر سواتی صاحبہ نے ابھی Speech کی ہے اور اپنے حلقے کی بات کی ہے۔ میں ان کے حلقے میں رہتا ہوں اور وہاں سے میں نمائندہ ہوں اور اس گورنمنٹ نے سب سے زیادہ فنڈز اس حلقے کو یعنی ڈسٹرکٹ مانسہرہ کو دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب ڈاکٹر سلیم صاحب۔

Mrs , Reffat Akbar Swati: One minute Sir, It is my right to explain.

کہ چیف منسٹر صاحب نے اور ایم ایم اے نے ان کو اپنا Component بنا کر، منظور نظر بنا کر، جو کچھ مراعات دی ہیں کاش ان میں سے کسی ایک نے پوچھا ہوتا کہ اے میری ماں اے میری بہن، آ یہاں بیٹھ کر ہمیں بتا کہ مجھے کیا ضرورت ہے؟ مجھ سے تو کسی نے پوچھا تک نہیں ہے۔ منظور نظر کو دیدیا ہے۔ اس کا میں کیا کروں؟

جناب سپیکر: جناب ڈاکٹر سلیم صاحب۔ جناب ڈاکٹر سلیم صاحب۔

ڈاکٹر محمد سلیم: محترم سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: پلیز

ڈاکٹر محمد سلیم: زه ستا سو ډیره شکریه آدا کوم چې ما خو نوم نه وو ورکړے خو بیا هم تاسو ما ته موقع را کړه۔

جناب سپیکر: نه نه مطلب دا دے که تاسو فنانس منسټر----

ڈاکٹر محمد سلیم: نه جی، بس صرف یو پینځه منټه خبرې کوم په دې ضمنی بجټ باندې۔

جناب سپیکر: پینځه منټه۔

آوازیں: شعر اووایئ۔

ڈاکٹر محمد سلیم: شعر ونه وایمه۔

Mr. Speaker: Why, Dr,Saleem Sahib?

ڈاکٹر محمد سلیم: او نورے څه سختې خبرې نه کوم۔ ګورئ چې وزیر خزانه صاحب هغه بل ځل زما نه لږ غوندې خفه شوې وو نو نور دهغوې د خفګان طاقت نه کرمه۔ خو یو دوه څلور خبرې په دې ضمنی بجټ باندې کوم اګر چه دا ضمنی بجټ د 2002 او 2003 دے حکومت نه دے پیش کړے۔ د دې نه مخکښې یو بل

حکومت وو خو د دې حکومت پکښې څه نه څه حصه شته دے ۔زه یو څو خبرې کوم چې د گورنمنټ سیکرټریټ تقریباً د گورنر هاوس شلور لکهه روپئی خرچ کړے د Honoraria دا دے ته وائی چې د انعاماتو په شکل کښې خلقو له ورکوی ، نو زه په دې نه پوهیږم چې گورنمنټ سیکرټریټ کښې څومره خلق دے آو دا انعامات ورته په څه کښې ورکوی ؟آیا دوئی کشمیر کښې هندوستانی فوج راتلو آو هغه ئے هلته روکاو کړے دے یا (تالیاں) د طورخم بارډر باندې د کرزئی آرمی راتله آو هغه ئے منع کړې ده ؟ نو دا شلور لکها روپئی خو ډیر زیات شے دے ۔دا په ځائے ددی که دا خرچ مونږ لږ کم کړے وے نو ضمنی بجټ به کم وو۔ دوئم خبره دا ده چې د چیف منسټر په ځائے کښې لس لکها روپو سامان اغستې شوې دے ، نو زه خو دا نه وائیم چې دا گنی زیات دے خو بهر حال که دے کښې لږ څه کمے شوې وے نو دا به ډیره زیاته ښه خبره وه ۔ ایس اینډ جی ډی تقریباً دوه کروړه روپئی خرڅ کړې دی آو دوه کروړه روپئی څه د پاره دی؟ د انعاماتو آو Entertainmentsد پاره ؟وائی یره په دې انعاماتو آو په دې گفټ او په Entertainmentsزه نه پوهیږم چې دوه کروړه روپئی آخیر د کوم ځائے نه خرچ کیږی ؟مونږ ته د وزیر موصوف د دې Explanationرا کړی چې دا دوه کروړه روپی خو گوره ، مونږ له سکیمونو له چا دومره پیسے نه دی را کړی آو صرف ایس اینډ جی ډی له ئے دوه کروړه روپی ورکولے چې تاسو انعامات ورکړئی ، تاسو گفټس ورکړئی ۔ تاسو Entertainکړئی خلق ، نو دا دومره پیسے څه طریقه باندې خرڅ شوې ؟دا ټیکس ډیپارټمنټ تقریباً د دوئی د سامان د پاره لس لکها روپی خرڅ شوې دی نو گوره د ټیکس ډیپارټمنټ خو دا دے چې هغوې سره خو خپلے د خدائے پاک فضل دے ؟ ښے ډیرے پیسے دی ورسره ، پکار دا وو چې هغوې په مونږ لږ ډیر خرچ کولے ۔ نو زمونږ د فنډ نه اخلی ، د غریبانو د پیسو نه اخلی آو لس لکها روپی ځان له سامان اخلی ، دا لږ زیاتے دے ۔د جیل خبره ده ۔ د خیل د تنخواه د پاره درے شلویښت لکها روپئی تنخواه د پاره آو نورخرچ د پاره درے شلویښت لکها روپی ورکړے شوې دی نو د جیل خبره خو د رته زه دا کوم چې نورے بهرتی هم دا سې خاص نه دی شوې ۔ دے نه علاوه که تاسو جیل کښې د جیلی ږه ، که جیل څوک تیروی ،قیدی وی هلته ، هغه نه تپوس اوکړئی نو زما

خیال دے دیو پوښتی نمبر چې دے ، شوروا هغه ته روزانه ملاویږی ۔ خو د پوښتی نمبر پنځلس ورځے پس راځی ۔خرچ مونږه د چرګانو د ګډانو هغوی له ورکوو۔ نو دا زیاتے دے ۔ په دې د سوچ اوکړی جیل کښې دومره د خرچ ضرورت نشته دے ولے چې جیل کښې تاسو هغه حالت اوګورئی د جیلیانو نو بس دا فریاد کوی چې روره غوښے پسے مړه شو۔صرف د جیل نه په دې خبره بهر راوتل غواړی چې یره د غوښے دوه څلور پوښتی خو به راته بهر ملاو شی ۔دے نه علاوه دے پولیس د پاره د پټرولو د پاره ، دنور خرچ د پاره تقریباً یو کروړ او شپیته لکها روپی ایخے شوې دی ۔ نو ماخو چرے دا نه دی لیدلے چې چرته پیسے هغوی د جیبه راغستې دی آو هغوی په ګاډی کښې خپل پټرول اچولے وی ، خو چې چاپسے ځی نو ورته وائی بهئی د دوه سوه پټرول واچوئی ۔ چې د چا کار پیسے ځی وائی بهئی دوه سوه روپی راکړئی چې ګاډی کښې ډیزل واچوم ۔ دے نه علاوه سټیشنری وه ، کاغذ راغواړی ، پن راغواړی ، پنسل راغواړی نو چې څوک رپورټ کوی هغه ته وائی بهئی لاندې لاړ شه آو یو دوه دستے کاغذ راوړه ،یو څلور شپږ پنونه راوړه آو ورسره دوات هم راوړه ۔ نو زه په دې حیران یم چې دا دومره خرچ ولے کیږی ؟ جناب سپیکر صاحب ! یو خبره کوو ، زما څومره تنخواه ده ، زه به هغه تنخواه خرچ کوم خو که د تنخواه اضافی پیسے زه خرچ کړم نوهغه زه به ئے Claim کوم ۔ دا خو مونږ نه شو وائیلے چې ایم ۔پی ۔ایز دومره تنخواه ده آو هغه تنخواه خرچه شوه ، د هغې نه ئے سوائی پیسے خرچ کړے آو هغوی د پاره هم یو ضمنی بجټ پکار دے ۔ زه که ټیلی فون خرچه کوم که هر څه خرچ کوم ، هغه زما زمه داری ده ۔څنګه چې مولانا مجاهد وائیلے وو چې بهئی څومره څادر دے نو دومره به خپے غزوو۔ د څادر مطابق مونږ له خپے غزول پکار دی ۔ دا ضمنی بجټ چې دے دا دومره څه خاص شے نه دے ۔ ضمنی بجټ په کومو حالاتو کښې پیش کیږی ؟ په یو ملک کښې سیلئی آو طوفان راشی ، هلته کښې فصل خراب شی ،ګلئی راشی ، د هغې نه علاوه زلزله راشی ، په لکهونو کروړونو نقصان اوکړی د کال په آخر کښې څه ضمنی بجټ پیش کړئ نو بیا هم څه خبره ده۔یو بجټ دا دے مونږ پیښ کړیدے دیکښې هر څه شته دے ، تخواګانے شته۔کوم چې تعمراتی کارونه کیږی د هغې د پاره پیسے شته نو د دې نه علاوه ماته د دې،

خبرو ډیر، پکار دا نه ده چې دومره څه خاص خبرې د پیش شی۔ په آخری کښې زه دا خپلے خبرې ختموم۔ نه شعر وایم، نه بل څه وایم۔

(تالیاں)

آوازیں: شعر، شعر۔

ڈاکٹر محمد سلیم: هغه بله ورځ دا خبره وه ما دے منسټر صاحب ته هم وائیلئ وو چې ګوره تربور نه یم، اتحادی یمه، ستاسو رور یمه، همیشه مے ستاسو ملګرتیا کړې ده خو ګورے ښے خبرې ته مے ښه وائیلے ده خو ګورے کومه خبره چې د عوامو په مفاد کښې نه وی، زمونږه د ممبرانو په مفاد کښې نه وی، زمونږ ممبرانو جیب ته هیڅ نه راځی جی۔ که پرمټ غواړو او لائسنس غواړو، بالکل ئے مه راکوئ۔ خو که کلی له سکول غواړو، اپ ګریډیشن غواړو، سینیټیشن سکیم غواړو، واټر سپلائی سکیم غواړو نو هغه زمونږ حق دے، په هغې به درسره جهګړه کوؤ او آخری کښې زه د خپل خوږ او ډیر اوښیار، ډیر قابل وزیر خزانه صاحب په خدمت کښې دا یو شعر عرض کوم چې

سکتہ میں آپڑی تھی سخن گفتہ رانہ بعد

مقصود اس سے کف محبت نہیں مجھے

ډیره شکریه او ډیره مننه۔

جناب سپیکر: نسرین خٹک صاحبہ، دو منٹ۔

محترمہ نسرین خٹک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! ابھی بات مخصوص سپلیمنٹری بجٹ پر ہو رہی ہے، تو سپلیمنٹری بجٹ کا ایک خاص اکنامک فلسفہ ہوتا ہے۔ بات جب Deficit اور Surplus بجٹ کی آتی ہے تو اس میں صرف اور صرف ایک پوائنٹ ہوتا ہے اور وہ Good management کا ہوتا ہے۔ جس کا Umbrella یا جس کی چھتری جو ہوتی ہے، اس کو ہم سیدھے سیدھے الفاظ میں گڈ گورننس نہیں کہہ سکتے ہیں۔ اگر Finance management ٹھیک ہو گی تو یہی Deficit رفتہ رفتہ سرپلس وغیرہ وغیرہ میں بدل جاتا ہے۔ حکومت کی کامیابی یا Failure اسی بات کا تعین ہے کہ کتنے خوبصورت طریقے سے Financial management کی جائیگی، اس بجٹ اور آنے والے

کل میں۔ دوسری بات یہ ہے جناب والا! میں بہت خاموشی سے اور صبر سے ایک لفظ سننا چاہ رہی تھی، وہ تھا Community participation کا، کچھ بین الاقوامی تقاضے ہوتے ہیں جن کو کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ جب Memorandums of under standing sign ہوتے ہیں دو حکومتوں کے درمیان، تو حکومت پر لازم ہوتا ہے کہ ان لوازمات کو پورا کرے۔ اب Community participation کی ان گنت سکیمیں ایسی ہیں، جو کروڑوں اور اربوں روپے کی زد میں آگئی ہیں اور ان سے ہر ایک کو فائدہ ہوگا، کمیونٹی کو نہیں۔ تو اسی ہاؤس میں جناب سراج الحق صاحب نے ایک بڑی Important بات کی تھی کہ ہم Community participation کی سکیمز جو کہ واٹر سپلائی، سینی ٹیشن اینڈ ھائی جین ایجوکیشن کے Integrated approach کے حوالے سے شروع ہوتی تھیں اور اب کسی نہ کسی وجہ سے دھری کی دھری پڑی ہیں تو ان کی پالیسی پر ہم ضرور بات کریں۔ ہاں، اس کے بعد اگر کچھ ہو سکے تو ڈونرز سے بھی بیٹھ کر ہم بات کریں۔ جب سپلیمنٹری بجٹ کی بات آتی ہے تو میں سوچ رہی تھی کہ ان باتوں کی طرف بھی بات آئیگی کہ یہ جو پرانی کروڑوں روپے کی سکیمیں ہیں، ان کو اس پر کیسے لایا جائے۔ اب بات جہاں آرہی ہے Doing away with institutions Fruit and Vegetables Board وغیرہ، وغیرہ وتو جب ہم Strengthening of Institutions کی بات کرتے ہیں تو اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہوتا کو ادارے کو ٹوٹل اٹھا کر خارج اور ختم کیا جائے۔ Strengthening of Institution کا مطلب ہوتا ہے کہ اس میں ٹریننگ دی جائے۔ اور اسی ادارے کو Strong کیا جائے۔ تو میں یہ بھی چاہونگی کہ آنے والے کل میں Strengthening of Education کو Importance دی جاتی اور سپلیمنٹری بجٹ میں جس کا میں کہیں یہ بھی فی الحال حوالہ نہیں دیکھ رہی۔ آخر میں جناب والا! میں ایک Important بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنی ان چند گزارشات کو ختم کرونگی کہ ایگریکلچر جو ہے، وہ Back bone ہے نہ صرف ہماری National Economy کا But province کا بھی۔ ہم بات بار بار ایگریکلچر کی کر رہے ہیں۔ Horticulture, floriculture, Sericulture کو Touch تک ہم نے نہ Annual میں کیا ہے نہ Supplementary میں کیا ہے۔ ہمیں تو فائدہ لینا چاہیے بین الاقوامی Policies کا، جہاں سارے ملک کو ایک Offer ہوتی ہے۔ Debt swap کا کہ اگر

ہم قرضے کو کسی نہ کسی مد، کسی نہ کسی صورت میں شکل دے سکتے ہیں، وہاں پر Interest بھی ہے تو Debt swap کا ہم کیوں فائدہ نہیں لیتے ہیں اور وہ تو صرف یہ ہے کہ سوشل سیکٹر کی طرف ترجیحات دی جائیں۔ میرے خیال میں اس میں ہم سب کو فائدہ ہے اور انہی گزارشات کے ساتھ I would like to thank you, honourable Speaker. (تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میرے خیال میں Speeches تو ہوئی ہیں آگے آپ کی مرضی ہے لیکن منسٹر صاحب سے میری ایک ریکویسٹ ہے کہ انہوں نے ہم سے وعدہ کیا تھا فلور آف دی ہاؤس پر کہ کل جب میں Speech ختم کر رہا تھا Annual budget پر کہ پولیس کے جو Allowances ہیں وہ ان کی تنخواہوں میں شامل کرنے پر غور کریں گے، تو لاء منسٹر نے تو ہم سے وعدہ کیا تھا، کیا فنانس منسٹر بھی غور کرنے کے لیے تیار ہیں؟

جناب سپیکر: اچھا۔ ارشد خان صاحب۔

جناب محمد ارشد خان: مهربانی، سپیکر صاحب، ما هم د دې خبرو د پاره وخت اغستے وو۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد ارشد خان: ډیره مهربانی چې دے وخت کښې مو موقع را کړه۔ وړومبے خو مے د دې خویندونه یو ګیله ده، ځکه چې کور ته لاړ شو نو خویندو او میندو د لاسه چپ ناست یو، خبرې نه شو کولے هغوې دومره خبرې کوی۔ دلته کښې چې اسمبلئ ته راشو، دلته کښې په زور راباندې خپلے خبرې آوروی نو مونږه ته د تیښتے لاره معلومه نه ده چې کوم خوا لاړ شو؟ (تالیاں، قہقہے) څه چل اوکړو؟ زما جی یو څو تجویزونه وو او ډیر ډک ناست یم او دا بجټ په وخت کښې هم ماته وخت ملاؤ نه شو۔ دا په دې ضمنی بجټ دا څو خبرې چې دی، خصوصاً سراج الحق صاحب نه، هغه ته به دا دغه، ځکه، چې دوئ د بجټ نه مخکښې وائی چې د خپل څادر سره به خپے دغه کوؤ نو ما اووے چې زمونږه څادر خو دغه 10 % دے چې کوم د دې صوبے حق دے۔

جناب سپیکر: اؤ جی۔

جناب محمد ارشد خان: دوئ شاید داټول بجټ په دغه10% باندې به جوړوی او دغه 90% چې کوم دبهر نه راځی نو چې دا یولالچ دے خدائے خبر که څه څیز دے مونږه ممبرانو ته پچاس لکهه روپئ دا او په اے ډی پی هم داخبرې دغه کیږی، هغه کیږی اوکه نه کیږی خومونږ له ئے یو لالچ راکړے دے۔ شاید چې، هغه خو هسې هم اپوزیشن او حکومت والا په هغې باندې یو دی۔ خو زه وایمه چې کوم زمونږه د دې Net Hydle project نه علاوه کوم څیزونه دی، هغې باندې هغه بیخی یو خاص Mineral Resources وو چې د هغې څوځله مونږه ذکر اوکړو ځکه یوه ګله تاسو نه، دے ټولو تاسو نه هم کومه چې مادرته اووے چې یو سروے والا کتاب دے نو پکار دے چې دے ټولو ممبرانو ته هغه سروے والا کتاب را اورسی۔

جناب سپیکر: سیکرټری صاحب، داخبره نوټ کړه۔

جناب محمد ارشد خان: او جی، دا نن ځکه فلور آف دی هاؤس باندې وایمه چې دا داسې کتاب دے چې هر ممبر ته پکار دی چې داکتاب دهغه سره وی۔ دخپلے ضلع او دخپلے حلقے د هغې دغه نه به خبر شی چې زما په حلقه کښې څه Mineral Resources دی او دا په کوم کوم ځائے کښې دی؟ او د هغې کلی نوم او د هغې ځائے نو م پکښې شته چې دلته تاسره ګرینائیټ دے، دلته کښې ګریفائیټ دے ،دلته کښې فلانے سفارز دے ،دلته کښې زمرد دی۔ د دې ټولو څیزونو باقاعده دا Geological Survey of Pakistan (جیو لاجیکل سروے آف پاکستان) ته ماتاسو ته هم جی وائیلے وو۔دا خط مے دمروت صاحب په حواله باندې لیکلی وو۔ نو دا ما د دې د پاره وائیل چې داپه راتلونکی بجټ کښې پکار دی چې تاسو د هغې د Mineral Resources ستاسو دوئم نمبر Net Hydel profit پسے ،دوئم نمبرprofit دے۔ هغې باندې جی دا اے ډی پی اوګورئ د هغې هغه سرنامه، چې داکوم دغه وی نو په هغې کښې Mineral resources دسره هډو شته نه۔ تاسو د هغې دا Receipts اوګورئ نو چې هغې کښې شته شپږ ملین زما خیال دے دیو Mines نه او دMines of Chores چې دے نو د هغې څه دغه شته زما نه خو هغه شے هیر شو۔ خو چې Mineral Resources د

پاره په اے ډی پی کښې یوه پیسه نه ده ورکړے۔ د سره په Headings کښې نه دی راغلې۔ په هغهHeadings فارسټری شته، دا هر یو شے شته، دا انډسټری شته۔ دا Industries Department سره دا Mineral راځی۔ نو کیدے شی دا انډسټری دلاندے تاسو Mineral resources نه څه نه څه، او جی په ګرانټس کښې یو په لس باندې ګرانټس د هغې نه زیات شته او چې کوم د Mineral resources دی نو د هغې په اے ډی پی کښې د هغې هډو څه پروګرام نشته۔ داسې دغه شان یو بل شے دے۔ دا دآمدن څه ذریعه دی ګانو کښې څیزونه مے سراج الحق صاحب ته پخپله ښودلی ووچې دا تاسو شپږ ملین وائیلی دی۔ که تاسو داټیکس په 1974 کښې غالباً که 1976 دے که 1974 دے ، چې کوم ټیکسونه لګیدلی دی، د هغې نه پس دا ټیکسون۔ زیات شوې نه دی۔ نوکه تاسو په هغې باندې دغه اوکړئ، اوس هم یو نیم سو، دوه سوه روپئ دی حالانکه درے زره روپئ اخلی۔ خلق څ۔ د Contribution او څه د Donations په نامه باندې د هغې نه زیاتے پیسے اخلی۔ نوما یو ځل ورته اووے چې سرکاری ټیکس یو نیم سو روپئ دے او تاسو د ډونرز نه دوه زره وپئ اخلئ څلهContribution کښې اخلئ۔ نوما اووے که څه بل"مشن" پکښې وی نو په هغې باندې هم واخلئ خو دځ سرکاری رسید د دې څیزونو نه ورکوی۔که تاسو دغه شپږملین وی نو د دې نه شپیته ملین جوړی دے شی، ښه په آسانه باندې جوړیدے شی۔ تاسو ته مے پخپله وائیلی دی۔ دا په هر قسمه،ځائے په ځائے د دوئ په دغه کښې هډو د سره راځی نه۔ یعنی د Mineral Development هډو نوم پکښې نشته، په سرنامه کښې هم نوم نشته۔ نو دوئ دغه بیخی نظر انداز کړے دے۔ دا یو بل شے دے جی چې زمونږه باربارعبدالاکبرخان هم وائی، هر ځائے کښې چې یره مونږه آخر څه چل اوکړو؟ آخر څه چل اوکړو؟مونږه له چې دا پیسے نه راکوی مرکز نو د دې باره کښې مونږه څه کوؤ؟ نوداسې تجویزونه موپه ذہن کښې راځی۔ زه وایمه چې یو دا Mineral Resources له تاسو خپل دغه ورکړئ۔بل یو دا شے دے، دا نارکاټیکس دا محکمه چې ده، دا صرف سنټرل محکمه ده۔ حالانکه نارکاټیکس خو یاقبائلی علاقو کښې وی او یا پکار ده چې په دې سوبه کښې وی۔ د دې وزارت پکار دے چې په دې صوبه کښې وی۔ ځکه چې دا به پکښې کیدل۔ د دې

ځومره مراعات چې لکهونو، کروړونو ډالرو کښې استعمالوی، نوکرئ پکښې مرکز کښې خلقوله ئے ورکړی دی۔ زمونږه دا تپوس نشته چې دد نارکاټیکس کښې ځومره دا Federal Ministry چې ده، په دې کښې زمونږه دصوبے ځومره حقوق دی، ځومره خلق دی، ځومره مراعاتو په نوم باندې دا پیسے ، دے صوبے دبهرونوادارو داپیسے ورکړی دی؟ د هغې تپوس زما خیال دے زمونږه منسټر صاحب هم نه دے کړے چې آیا دا مراعات پخوا د شیرپاؤ خان په وخت کښې د ګدون امازئی په نوم یو سکیم جوړ شوې وو چې په هغې کښې دے انډسټری کښې به دا دا مراعات انډسټری ته ورکوؤ او هغه دغه ټولے پیسے ،چې بهرنئ د نارکاټیکس په حواله باندې، دامراعات ورته ځکه ورکوؤ چې خلق دا پوسټ دا افضل نه کړی۔ نودا ځائے په ځائے مونږه ته دامراعات ملاؤ شوې دی، دا هغې تپوس نشته جی۔ نه دا په بجټ کښې څه خبره شته نه زمونږه د دې صوبے د پاره څه دحقوقو، نو مونږه وایو چې داخبره مونږه یو خوا دهغوې سره صفا کړو چې دامنسټری، فیډرل منسټری نه ده پکار، دا په دې صوبه کښې پکار ده۔ چې دفاټا په نوم باندې ستاسو فیډرل منسټری کوئ نو هغې فاټا ګورنر سره وی۔ او ګورنر سره دا صوبه هم ده۔ نوبیا خو پکار دی چې د دې لاندې څه مراعات راځی، هغه د دبهرنه ګورنر په نوم باندې راځی، هغه دفاټا د پاره هم ګورنر دے او هغه د دې صوبه د پاره هم ګورنر دے نو که دګورنر په نوم باندې راځی نو یقیناً چې دغه پیسے به په دې صوبه کښې لګی او چې په دې صوبه لګی دازمونږه دټولو شریکه صوبه ده۔دغه شان که د دې Usesاؤ Misusesدواړه اوګورو، نو داسې ملکونه شته سپین کښې دی۔میکسیکو اؤ آسټریلیا کښې دی، خلق د پوست فصل دغه کوی۔اؤ بیائے د هغې د پاره انډسټرئ جوړے کړی دی۔نوزه وایمه که دوئ بهرونو ادارو ته پخپله دا وائی نو مونږ له مرکز دا پیسے صباله نه راکوی،په هیڅ شکل باندې ئے نه راکوی مونږه منتونه به کوؤ،سوالونه به کوؤ،زمونږه منسټران ځی نو آیا دا زمونږه د آمدن ځیزنه دے؟دا زمونږه فصل نه دے؟دا د دې صوبے سره تړلے نه دے؟نو مونږ دغې بهرونو ادارو ته وایو چې په ځائے امداد اؤ دنارکاټیکس د کنټرول،تاسو مونږه ته دلته زمونږه په صوبه کښې کارخانے جوړے کړئ چې د دې مونږه

صحیح استعمال اوکړو۔اؤد دې صحیح استعمال نه،مونږه خپلو ملګرو ته وایو خپل ہر ځائے کښې وایو۔زما خیال دے چې زمونږه په ټوله دنیا کښې چې دا پوست دا فصل کرشوې دے نو دا په دیر کښې دد نیا بهترین فصل چې دے نو دا په دغه ځائے کښې شوې دے۔نو ښه په دغه ځائے کښې اؤ فاټا کښې وررته هم انډسټرئ جوړے کړی،دا زمونږه د آمدن ذریعه دے۔مونږ له خپله قرضه هم نه راکوی۔که داوبو قرضه وی چې زمونږه ټیکسونه کیږی نو هغه هم نه راکوی۔زمونږ ټوله اسمبلی که Unanimously قرارداد ونه پیش کړی نو هغه هم نه راکوی نو بس یو د هغې دسپریم کورټ د پاره زما خیال دے چې عبدالاکبر خان تیارے اوکړی چې په هغې کښې یو دغه ورکړی اؤ دویمه دا طریقه ده۔ چې مونږه د دې بهرونو ایجنسو سره۔پخپله خبرې اوکړو۔زمونږه منسټران د خبرې اوکړی۔د دې د پاره د مونږ ته انډسټرئ جوړے کړی او دا په اکتوبر،نومبر کښې د پوست فصل د کاشت وخت راځی،زما خیال دے چې ښه به دا وی چې دا اسمبلی دے ورته اجازت ورکړی اؤ دے ټولو خلقو ته اووائی چې دا اوکرئ ځکه چې دا زمونږه د آمدن ذریعه دے۔بل څه مونږ سره نه دی پاتے شوې۔مونږ له بل څه نه راکوی۔بل څه مونږ له حکومت نه راکوی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریه جی۔

<u>جناب محمد ارشد خان:</u> نوکه داسې وی دا تجویزونه دی۔دادوئ د پاره تجویزونه وی صباله یوه لاره هم ده۔ زما خیال دے په سپریم کورټ کښې یواځے زمونږه عبدلاکبر خان پکښې ورځی،بل څوک خو زما خیال دے زمونږه په دې اسمبلی کښې زمونږ داسې یو څوملګری به ورسره ورځی۔خو دا به ورشی نو دا په دې دوه درے میاشتے او نکړی نو بیا زمونږ د دې ټولے اسمبلی سره دا شته چې دا به یو Unanimous دغه اوکړو چې مونږه ته نه راکوئ نو بیا پکاردی چې زمونږه کوم فصل چې دټولو نه ښه فصل دے ،دټولو نه ښه آمدن راکوی،د هغې د پاره دانډسټرئ اؤ د هغې څه بندوبست اوکړو چې مونږه دغه څیزونه اوکړو۔ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ډیر مهربانی۔ عبدلاکبر خان۔

جناب عبدالاکبرخان: سپیکر صاحب!دے ارشد خان ډیرے اهمے خبرې ته توجه راؤگرځوله۔پرون هم ما دا په Speech کښې وائیلی وو خو26ډیمانډ دے Mineral Development and Inspectorate of Mines.او د هغې د پاره 3کروړ اؤ 30لاکھ،دغه شان څه پیسے ایښودے شوې دی خو دا صرف د هغوې Establishment chargesدی یعنی یوه روپئ۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: د Developmentد پاره نشته؟

جناب عبدالاکبر خان: دDevelopmentد پاره نشته؟بلے غاړے چې دا Mineral Development Departmentدے To develop the mineralsهغوې 15کروړ روپئ یو ریوینیو روکوی،50 لاکھ او 60لاکھ روپئ ورکوی د Lab our, welfareپه سلسله ورکوی Excise dutyچې ده Inspectorate of minesورکوی او پچاس لاکھ،ساتھ لاکھ روپئ،تقریباً 16کروړ روپئ هغوې ریوینیو روکوی۔یوه روپئ دهغوې په Developmentنه لګی اؤ ډیپارټمنټ دے،Minerals developmentدے،دا پیسے چې کومے دی نو د دهغوې Establishment chargesدی۔.Thank you

مولانامحمد مجاہدخان الحسینی: اسلام آباد ته احتجاج د پاره دتلو اعلان اوکړئ۔

جناب سپیکر: نہ۔جناب سراج الحق صاحبWinding up speechکے لئے میں جناب سراج الحق صاحب کودعوت دے رہاہوں۔ شور Order. Please

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ خزانہ): قابل احترام سپیکر صاحب،ومعزز اراکین اسمبلی! میرا خیال تھا کہ ضمنی بجٹ پر اراکین اسمبلی نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے، میں کل اسکا جواب دے دوں لیکن ان کے وقت کا بھی مجھے احساس ہے۔اور میرے خیال میں جتنی بحث ممکن تھی، آج معزز اراکین شوریٰ نے اس پر بحث کی۔میرے خیال میں میں نو یا دس افراد نے بحث میں حصہ لیا ہے اور بہت ہی Realisticانداز میں محترم انور کمال صاحب نے آغاز کیا ہے۔اور اسرار اللہ گنڈا پور نے بھی اس کا اظہار کیا ہے کہ یہ اصل میں ایم ایم اے حکومت کا نہیں بلکہ پورے سال کا ایک ضمنی بجٹ ہے اور ظاہر ہے ہمیں چارج لئے ہوئے چھ مہینے

ہو گئے ہیں۔ اگر میں ایک ہی فقرے میں اسکا جواب دے دوں تو وہ یہی ہو سکتا ہے کہ آئندا کے لئے ہم کوشش کریں گے کہ مزید ضمنی بجٹ کی ضرورت ہی نہ پڑے (تالیاں) اور یہ تبصرہ میں کافی سمجھتا ہوں لیکن میرے بھائیوں نے جس طرف توجہ دلائی ہے، وہ یہی ہے کہ ہمیشہ بجٹ اگر پوری تیاری کے ساتھ اور حقائق کو سامنے رکھ کر بنایا جائے تو شاید اسمیں مزید اضافے اور ضمنی بجٹ لانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ الا یہ کہ کوئی حادثات ہو جائیں یا اتفاقات ہو جائیں یا کچھ Accidents ہو جائیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو بچائے تو پھر تو ممکن ہے۔ انکی بات بالکل صحیح ہے کہ اس پر نہ ہم کٹ موشن لا سکتے ہیں، نہ کوئی اور کچھ کر سکتے ہیں اسلئے کہ ایک خرچ تو ہوا ہے۔ اگر ایک خرچ ہوا ہے تو اس پر راضی بہ رضا ہونے کے علاوہ اور کوئی راستہ ہی نہیں ہے لہذا ہماری کوشش اب بھی یہی ہے کہ کوئی بھی ایسا کام نہ ہو جس کے نتیجے میں ہم ماضی کی طرح ترقیاتی کاموں پر کٹ لگا کر پیسہ ان امور میں خرچ کر لیں، جو غیر ترقیاتی ہوں۔ میں یہ عرض کرنا چاہو نگا کہ عبدالاکبر صاحب نے بھی بعض امور کی طرف توجہ دلائی اور گڑھی حبیب اللہ کے ایک پل کا انہوں نے تذکرہ کیا انہوں نے اشارہ کیا اور پھر مجموعی طور پر نو ارب روپے کا انہوں نے تذکرہ کیا میں جب بھی کسی تھانے سے یا کسی تھانیدار سی پوچھتا ہوں کہ یہاں جرائم کیوں ہوتے ہیں؟ تو عموماً یہی جواب دیتے ہین کہ جناب ہمارے پاس وسائل کی کمی ہے اور گاڑیان خراب ہین بروقت نہیں پہنچ سکتے ذرائع ہمارے پاس کم ہیں تو اس لئے ماضی میں اگر ان کا یہ بہانہ ختم کیا گیا ہو تو یہ ایک مضبت اقدام ہی اور جو جرائم پیشہ لوگ ہیں، ان کے پاس انتہائی جدید آلات موجود ہین۔ خصوصاً ان کا جو مخبری کا نظام ہے وہ شاید سرکار کی مخبری سے زیادہ Effective ہے اور زیادہ مؤثر ہے جو بجٹ اس کے لئے رکھا گیا ہے آپ سب کو معلوم ہے اور ایک دو رکن شوریٰ نے اس پر بحث کی کہ پولیس والے جہاں جاتے ہیں تو عموماً سیٹیزن اور شہریوں سے اپنی گاڑیوں میں تیل ڈلواتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ سرکار کی طرف سے کوئی دس لیٹر ان کو ملتے ہیں جو فاصلہ ہے وہ زیادہ ہے اور یہ ایک ہی چکر میں ختم ہو جاتا ہے لہذا یہ بہت ہی قابل توجہ امر ہے کہ ہم ان کو اور بھی زیادہ دے دیں تاکہ ان کو عوام سے مانگنے کی ضرورت ہی نہ پڑے اور بالکل یہ ایک understood بات بن گئی ہے کہ اگر کسی کا کام ہے تو وہی ان کی گاڑی میں تیل ڈالے لہذا اگر اس میں ہم مزید اضافہ نہیں کر سکتے ہیں تو جو اس وقت دیا جاتا ہے یہ کم ہے ڈاکٹر سلیم کی بات کو میں نے سنا بھی ہے نوٹ بھی کیا تنخواہوں

کے حوالے سے انہوں نے جو ذکر کیا وہ بھی ویسے کوئی دو سال پچھلے اخبار میں تنخواہوں کے حوالے سے کسی نے ایک شعر لکھا تھا پشتو میں تھا کہ۔

چې په نامه د هغه خدا هے دا و مينه ده
چې زما پورا د ونيم سو تنخواه وه
او د تنخواه مثال په شان د مونگ پهلو ده
او مونگ پهلی خو بس د لارے مشغله ده۔

یہ بات بالکل صحیح ہے کہ یہ جو موجودہ تنخواہیں ہے ن، یہ کم ہیں اور یہ تو بالکل موم پھلی کی طرح ہیں اور وہ صرف راستے کا مشغلہ ہی ہوتی ہیں لیکن ہماری موجودہ چادر میں تو یہی ہو سکتا ہے اس سے پاؤں نکالتے ہیں تو کھٹمل اور موذی جانور انسان کو کاٹ لیتے ہیں۔اور خطرات کا سامنا ہے۔بہر حال انہوں نے بھی توجہ دلا دی ہے میری بھائی مشتاق غنی جو اس وقت موجود نہیں ہیں انہوں نے تحفے تحائف کا بھی ذکر کیا، سٹیشنری اور پرنٹنگ کا بھی ذکر کیا، Secret amount کا بھی ذکر کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ بہت چھوٹی Amount ہے، اگر سٹیشنری دو لاکھ سے چار لاکھ ہوگئی ہے یا پرنٹنگ پر دو کی بجائے چھ لاکھ خرچ آیا ہے یا تحفے کیلئے اضافہ ہوا ہے تو ان شاء اللہ ہم کوشش کرینگے کہ اس میں جتنا بھی کم ہو سکتے ہم کم کر لیں۔اسرار اللہ گنڈاپور صاحب نے SAO کے بارے میں جن خطرات کا اظہار کیا ہے یعنی اس میں مثبت پھلو بھی ہیں اور منفی بھی ہیں مثبت پھلو یہ ہے کہ اگر ایک آدمی بہت زیادہ پیاسا ہو اور آپ اس کو کسی بھی طریقے سے پانی پلا دیں اور اس کی پیاس وقتی طور پر بجھ جائے تو یہ ایک مثبت عمل ہے لیکن اگر مستقل اسی چیز کو اپنے لئے ذریعہ سمجھتا ہے تو یہ اس کا خطرناک پھلو ہے۔ میں بلکل اس چیز سے Agree کرتا ہوں کہ ارشد صاحب نے اور عبد الاکبر صاحب نے توجہ دلائی ہے کہ جو ہمارے اپنے ذرائع ہیں اور مجھے افسوس ہے کہ ارشد صاحب نے پچھلے بھی میرے ساتھ بات اور میں نے انڈسٹیز کے منسٹر صاحب سے یہی عرض کیا تھا کہ آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کے تجربات اور تجاویز سے فائدہ اٹھائیں، شاید ان کو موقعہ نہیں ملا ہے لیکن بجٹ کے بعد اور اسمبلی سیشن کے بعد ان کو موقعہ ملے گا اور اب میں پھر ان سے کہونگا کہ وہ آپ کو بھی بلائیں اور جتنے بھی اور Experts ہیں اس زمرے میں ان کو بھی بلائیں اور اس کے لئیے کوئی قابل عمل راستہ بنایا جائے۔رفعت اکبر سواتی صاحبہ اور نسرین خٹک صاحبہ نے بھی جس طرف توجہ دلوائی ان شاء اللہ میں نے نکات کو بھی نوٹ

کیا ہے۔ ضلعی محتسب کی بھی آپ نے بات کی ہے اور حقیقت یہ ہے اس کے بارے میں کہ ابھی تک ہم اسکو اسمبلی میں لائے بھی نہیں ہیں۔اور ہم چاہتے ہیں کہ اسکو ہر لحاظ سے Safe and sound بنائیں، قابل عمل بنائیں،اور اس کو خزانے پر بوجھ بننے کی بجائے اس کو معاشرے کے لئے فلاح اور سہولت کا ذریعہ بنائیں اس وقت جو سسٹم ہے آپ سب کو معلوم ہے کہ ایک آدمی جوان ہوتا ہے اور اس کا اگر کوئی کیس عدالت میں پہنچ جاتا ہے تو وہ بوڑھا ہو جاتا ہے اور اور بوڑھا ہو کر جاتا ہے لیکن کیس چلتا رہتا ہے خود محترمہ چیف سیکرٹری صاحب ہمارے شکیل درانی صاحب نے بتایا کہ اس کا ایک کیس ہے جو گزشتہ بیس پچیس سالوں سے چل رہا ہے ہمارے ایک اور سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ اس طرح ایک کیس ہے جو کہ کوئی تیس سال اس کے ہو رہے ہیں تو انتہائی ذمہ دار ترین لوگ ہین لیکن اس کے کیس بھی اس طرح بیس پچیس سال،اور بیس پچیس سالوں میں بالکل دو عشرے ہیں اور صدی کا ایک بڑا حصہ ہے اس میں ہمارے کیسز ختم نہیں ہوتے ہیں اس مئے ہمیں اپنے رواج اور اپنے کلچر کے مطابق کوئی متبادل اس کا طرح کا راستہ ڈونڈھنا چاہیئے کہ ہمارے کیسز جلدی فیصلہ ہوں گاؤں کی سطح پر بستی کی کی سطح پر اور مشران کی سطح پر، ہم اس کے لئے راستہ ڈونڈھ رہے ہیں اور یہ بھی ایک سوچ بچا سر کا حصہ ہے۔ میں ایک بار پھر آپ سب لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے انتہائی محبت کے ساتھ اور انہماک کے ساتھ اس سیشن میں شرکت کی۔اپنی باتوں اور تجاویز سے ہمیں نوازہ بھی ہے لیکن میں درخواست کروں گا کہ بجٹ کا تجاویز کا جو سلسلہ ہے،اس کو ختم نہیں ہونا چاہیے اور اس کو آئندہ کے لئے بھی جاری رکھیں گے اس سیشن کے بعد بھ اس کو جاری رکھیں گئے اور ہم چاہین گے کہ آئندہ سال کے لئے جو بجٹ ہے جو اس کے ابھی سے ہم کام شروع کر دیں۔ میں اعتراف کرتا ہوں کہ ہمیں پورا سیشن نہیں ملا اس بجٹ کو بنانے میں،ابھی ہمیں وقت ملے گا تو جتنی بھی تجاویز ہم نے نوٹ کی ہیں،اسمبلی کے سیکرٹریٹ نے بھی نوٹ کی ہین اور اس کے علاوہ جن لوگوں نے تقاریر کی ہیں ان سے بھی میں درخواست کرتا ہوں کہ ان کی بھی جو تجاویز ہیں وہ بھی ہمیں دے دیں۔تا کہ آئندہ کے لئے یہ کام آجائیں میں اگر ڈاکٹر سلیم صاحب کی طرح کسی شعر پر اپنی گفتگو ختم کرنا چاہوں تو یہی ہو سکتا ہے کہ :

خون دل دیکر نکھاریں گے رخ برگ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

محترمہ رفعت اکبر سواتی: مسٹر سپیکر! میری ایک چھوٹی سی گزارش ہی کہ سراج الحق صاحب نے بڑا تفصیلی سی جواب دیا میری دو ہی ٹیکنکل باتیں تھیں، جن میں میں نے Fund Allocable کی بات کی تھی کہ یہ Voted Expenditure سے کیوں باہر ہوں اور دوسرا اگر آپ نے اس کا سہارا لیا ہے تو It is protected under the LFO تو وہ آرڈیننس، تو اس طرف تو آپ جاتے ہی نہیں پس ہمیں تسلی دیں تشفی دیں تاکہ کچھ تو پتہ چلے۔

سینیئر وزیر خزانہ خزانہ: میں نے عرض کیا کہ ڈسکشن جاری ہے، اس کو ختم نہیں کرتے اس وقت صرف آج کا جو ایجنڈا ہے اس کو مکمل کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ایک محترمہ نے ابھی مجھے خط دیا جو کہ میں پڑھ کر سناتا ہون، تاکہ اگر دو دن یا ایک دن رہ جائے تو ان شاءاللہ ان کی تجاویز کے لئے میں ان کو پورا موقع دوں گا، مجھے افسوس ہے کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع نہیں دیا چند ضروری مسائل ہیں جو میں پوائنٹ آؤٹ کیئے لیکن آپ نے اس قابل ہی نہیں سمجھا کہ وہ مسائل اسمبلی کے سامنے بیان کر سکوں اس کا مجھے بہت افسوس ہے ان شاءاللہ میں ان کی یہ کمی جو ہے ابھی اگر وہ بات کرنا چاہیں اور ایوان اگر چاہے تو دو تین منٹ میں وہ بیان کریں۔ یاسمین خان۔

محترمہ یاسمین خان: شکریہ جناب سپیکر۔ آپ نے میری بات مانی اور مجھے موقع دیا کہ میں بھی کچھ کہہ سکوں پھلے تو میں اپنی روداد اپنی بہنوں کی جانب سے تمام اراکین اسمبلی کو مبارکباد دینا چاہتی تھی کہ ہم نے بہت خوشگوار ماحول میں بجٹ پاس کیا ہے اس کے علاوہ میں سمجھتی ہوں کہ بجٹ مفروضی اخراجات پر مبنی ہوتا ہے دوران سال نئی ضروریات بھی پیش ہو سکتی ہین اس کے علاوہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی آزمائش بھی نئے خرچے کی متقاضی بن جاتے اور پھریوں بھی ہو جاتا ہے کہ کوئی خاص ضرورت ذہن کی گرفت میں نہیں بھی آسکتی، بہرحال ہمیں یہ دھیان رکھنا چاہیے کہ جو پیسہ بھی خرچ ہوا ہو وہ صوبے کی بھلائی پر، صوبے کی ترقی پر، خرچ ہوا ہو مثال کے طور پر ریونیو اور اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں جو رقم دی گی وہ تربیلا ڈیم کے ملازمین کی فلاح و بہبود پر خرچ کی گی، اکڑائے اور ضلعی ٹیکس کی مد میں بھی جو رقم آئی ہے وہ بھی ضلعوں کی ترقی اور خوشحالی پر خرچ ہوئی ہے لیکن ایک بات میں کہنا چاہوں گی جناب سپیکر! وہ یہ کہ ایک

بیوہ عورت جو کہ دس مرلے کے مکان میں خود بھی رہتی ہے اور اور اس کا ایک حصہ ان نے کرایہ کے لئے بھی دی دیا ہے۔

(شور)

جناب سپیکر! پلیز میری بات دھیان سے سنی جائے ایک بیوہ عورت دس مرلے کے مکان میں میں خود بھی رہتی ہوں، خود بھی رہائش پذیر ہے اور اس نے اس کا کچھ حصہ کرایہ پر بھی دے رکھا ہے اس کے پندرہ سو روپے ماہوار آمدنی میں سے وہ تین سو روپے 20% کے حساب سے ضلع پراپرٹی ٹیکس میں چلا جاتا ہے پیچھے اس کے پاس 1200 روپے بچ جاتے ہیں ان بارہ سو روپے میں اس نی اپنے گھر کا خرچہ بھی چلانا ہے، بچوں کی تعلیم پر بھی خرچ آئے گا اس کے علاوہ اس نے رشتہ داری، عزیزداری بھی نبھانی ہے تو کیا آپ اور ہم یہ سمجھتے ہیں ہ یہ بارہ سو روپے ان تمام ضروریات کے لئے کافی ہیں، میں سمجھتی ہون بالکل نہیں اور اس لئے میں التجاء کرتی ہوں کہ بیواؤں کو پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائی یا پھر جو پرانا پر سیجر تھا، (تالیاں) اسے ہی بحال کر دیا جائے یہ ایک ضروری پوائنٹ تھا، دوسرا محکمہ پولیس کا ذکر کرنا چاہون گی ہ ہم لوگ ان سے توقعات اور امیدیں تو بہت زیادہ وابسطہ کر لیتے ہیں لیکن ہم نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ ان کی کیا ضروریات ہیں ان کے کیا مسائل ہیں ایک چور نئی ماڈل گاڑی میں آتا ہے اور وہ چوری کر کے چلا جاتا ہے اور یہ ہمارے پولیس والے جب اس کا پیچھا کرنے کے لئی ھاڑی میں بیٹھتے ہیں تو ان کی کھڑ کھڑاتی ہوئی گاڑی سٹارٹ ہونے کا نام ہی نہیں لیتی، اس لئے مین سمجھتی ہوں کہ انہیں مراعات دینی ضروری ہیں۔ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ اسی وقت حل ہو سکتا ہے جب ہم اس محکمہ کو مراعات دیں، ان کی سہولیات کو مد نظر رکھیں اور مجھے خوشی ہے کہ ضمنی بجٹ میں جو بھی خرچہ ہوا ان کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئی ہوا اس کی علاوہ تین سو سپاہیون کی پوسٹنگ کا تو وزیر صاحب نے ذکر کیا ہے لیکن میرے خیال میں لاء اینڈ آرڈر کے لئے یہ تین سو سپاہیوں کی پوسٹنگ کم ہے میں آپ کو اپنے ضلع کی مثال دیتی ہوں۔ جناب سپیکر! مانسہرہ میں جب بھی لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ کھڑا ہوا تو ہمیں دوسرے ڈسٹرکٹس سے پولیس کی نفری بھی منگوانی پڑتی ہے اور ایف سی بھی منگوانی پڑی ہے اس لئے میں چاہوں گی کہ اس میں ذرا سا کچھ اضافہ کیا جائے پھر جیلوں کا تذکرہ آیا ہے جیلوں میں یقیناً جو افراد زندگی گزار رہے ہیں وہ یقیناً ہماری ہمدردی کے زیادہ مستحق ہیں اور ان پر جو بھی خرچہ

آیا ہے وہ بے جا نہیں ہے اسے آپ بے جا نہیں کہہ سکتے لیکن ایک چھوٹی سی بات یہاں بھی آتی ہے ہمارے ہاں اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ جیلوں میں بڑے اور عادی مجرموں کے ساتھ چھوٹے اور معمولی جرم کرنے والوں قیدیوں کو بھی ایک ہی جگہ رکھا جاتا ہے جو نہایت غلط ہے کیونکہ اس سے نہ صرف یہ کہ ان کے ذہنوں پر منفی اثرات پڑتے ہیں بلکہ ان کی اصلاح نہیں ہو پاتی اس لئے چاہیے یہ کہ جدا جدا کیٹیگری کے مجرموں کو جدا بیرکوں میں رکھا جائے تو اس طرح ہم جرائم کی تعداد کم کر سکتے ہیں اس کے علاوہ کرنٹ کیپیٹل اخراجات کی مد میں بھی کثیر رقم خرچ کی گی لیکن کاش کہ وفاقی حکومت ہمارے وفاقی واجبات بروقت ادا کر دے تو شاید ایسا نہ ہو اور یہ اسی وجہ سے ہوا کہ اس مرتبہ حکومت نے قبل از وقت خرچہ ادا کیا اور مارک اپ کی شرح میں بھی کمی آئی۔ وہ بھی ایک ضروری چیز تھی اور انفراسٹرکچر کیونکہ جو پیسہ لگایا گیا ہے اس سے نہ صرف یہ کہ پشاور شہر کی خوبصورتی میں بھی اضافہ ہو گیا ہے بلکہ اس کے دوسرے صوبوں سے روابط بھی بڑھیں گے اور سیاحت کو بھی فروغ ملے گا جناب سپیکر! میں ایک بات یہ کہنا چاہوں گی کہ کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے تنقید ضروری ہے لیکن اسے مثبت ہونا چاہیے مثبت تنقید کے ذریعے ہی ہم اپنا جو پوائنٹ ہے وہ ہم حاصل کر سکتے ہین کیونکہ یہ صوبہ ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے اور حکومت کے جو بہترین ترقیاتی اصلاحی، فلاحی اقدامات ہیں اگر ہم انہیں سراہیں گے نہیں تو یہ بخل ہو گا اور بخل یقیناً اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے میں سمجھتی ہوں کہ اگر کسی موڑ پر ہمارے ساتھ زیادتی ہو بھی جائے تو ہمیں ان کا خندہ پیشانی سے جواب دینا چاہیے اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہونا ہے میں چاہتی ہوں کہ اس مرتبہ یہ اسمبلی حزب اقتدار اور حزب اختلاف کا فرق مٹا کر۔

(قطع کلامی)

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سپیکر صاحب۔ آپ کی ٹریژری کی بھی خاتون رکن بولتی ہیں تو ایسے ماحول ہوتا ہے جیسے مکھیوں کا چھتہ اتفاق سے۔

جناب سپیکر: پہلے تو میں آپ سے اور عبدالاکبر خان سے استدعا کرنے والا تھا کہ آپ دونوں اپنی سیٹوں سے اٹھ کر دوسرے ممبران کی سیٹوں پر بیٹھ گئے ہیں۔

محترمہ یاسمین خان: جناب سپیکر! میری بہت دلی خواہش ہے کہ یہ اسمبلی حزب اقتدار اور حزب اختلاف کا فرق مٹا کر وطن عزیز پاکستان کے سر سبز و شاداب قدرتی وسائل سے مالامال ہو جہاں نڈر اور بہادر لوگوں کے صوبے کی ترقی کے لئے اس طرح کوشاں ہو جائیں کہ آنے والے وقتوں میں نئی تاریخ رقم ہو جائے اور میں صرف ایک التجاء کرنا چاہوں گی کہ:

اب کے اس طور چلو جذبہ بیدار کے ساتھ

راستے کانپ اٹھیں گرمئی رفتار کے ساتھ

شکریہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ایک خوشخبری ہے معزز اراکین کے لئے۔ پتہ نہیں بقایاجات ان کے ذمہ ہیں یا کیشئر کے ساتھ ہیں لیکن وہ کہتے ہیں کہ اختتام اجلاس سے پہلے وہ مجھ سے مل لیں، بقایاجات کے سلسلے میں کیشئر سے رابطہ کریں۔

Mr Speaker- The sitting is adjourned till 09:30 am Tomorrow morning.

(اجلاس بروز سنیچر مورخہ 28 جون 2003ء صبح ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)